نواب وحید الزّمان پکا غیر مقلد اہلحدیث تھا تراجم علمائے حدیث جلد نمبر 1 صفحہ 575 مطبوعہ مکتبہ اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی) آج کل لوگ اپنے باپ کو بھی نہیں پہچانتے

فی شرح ابی داؤد (۶۹) محمد ابوالقاسم (۷۰) فخر عالم (۷۱) عبدالسلام (۷۲) عبداللہ دہلوی پنجابی (۷۳) محمد عثمان بنگلوری (۷۴) سید اسمٰعیل بن سید سرست حسین (۷۵) سید عبدالرحیم و از مرحومین (۷۶) نواب وحید الزمان (۷۷) و بدیع الزمان (۷۸) سید عباس (۷۹) و سید عبداللہ (الاخوین) (۸۰) و قاضی آصف (۸۱) و سید یعقوب (۸۲) و عبدالقادر المعروف بہ قادر باشا (۸۳) صوفی عبدالحق (۸۴) و عبدالحمید آبادی (۸۵) و منظور محمد (۸۶) و غوث سعید (۸۷) و حافظ عبدالعلیم کرنولی (۸۸) و محمد قاسم (۸۹) قاضی عبدالرحیم کرنولی (۹۰) ابوالبرکات عبدالصمد حیدرآبادی (۹۱) و قاضی محمد سلیمان

(۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵)

و از صوبہ بمبئی مرحومین (۹۶) سلیمان میمن (۹۷) محسن عرب (۹۸) محمد جوناگڑھی دیگر دہلوی نہیں) (۹۹) عبدالخالق (۱۰۰) حافظ محمد معروف بہ شفیق سامرودی (۱۰۱) ابراہیم اسمٰعیل بابت پوری (۱۰۲) سید عبداللہ الہاشمی (۱۰۳) و محمد اسمٰعیل گودھروی (۱۰۴) العلامہ عبدالعزیز راجکوٹی پروفیسر مسلم یونیورسٹی

و از راجپوتانہ مرحومین (۱۰۵) محمد یوسف جے پوری و از موجودین از خیرآباد ٹونکی (۱۰۶) عبدالحکیم (۱۰۷) سید داؤد (۱۰۸) عثمان (۱۰۹) عبدالجبار کھنڈیلوی) و از ٹونک مرحومین (۱۱۰) ابوالرضا حافظ محمد الاعرج (۱۱۱) سید محمد مصطفیٰ (۱۱۲) سید عرفان (۱۱۳) ...

نواب وحید الزّمان نہ صرف غیر مقلد اہلحدیث تھا بلکہ غیر مقلد اہلحدیث حضرات کا امام اہلحدیث بھی ہے۔(مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیق کا جائزہ صفحہ نمبر 635)

مجموعہ مقالات 635 صحابہ کرام اور غیر مقلدین کا نقطہ نظر

کہ پوری سو سالہ یا نوے سالہ یا ساٹھ، پچاس سالہ زندگی میں صرف ایک بار ہی، رسول پر درود پڑھنا واجب ہے، ورنہ اس سے زیادہ صرف مستحب و مباح ہے یا مسنون! جس فرقے کا مذہب یہ ہو وہ اہل حدیث پر نظر بد ڈالے تو حیرت ہے، اہل حدیث کے یہاں قعدہ آخرہ میں درود سلام پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز ہی نہ ہوگی۔ حسب عادت دیوبندیہ نے امام اہل حدیث نواب وحید الزماں کی عبارت میں کاٹ چھانٹ و تحریف و تدلیس کی ہے۔

تحریف دیوبندیہ:

یہ حقیقت ہے کہ نواب صاحب کی تحریف دیوبندیہ انہی کی کتاب نزل الابرار کی تلخیص ہے اور یہ تلخیص خود نواب صاحب ہی نے کی ہے، اس کی اصل عبارت صرف یہ ہے:

"ویتحری فی خبر الفاسق وخبر المستور ثم یعمل بغالب ظنه"

"یعنی آدمی کو فاسق و مستور کی خبر کی بابت تحقیق و چھان بین کرنی چاہیے پھر اس تحقیق و چھان بین سے جو ظن غالب حاصل ہو، اس کے مطابق عمل کرے۔" (نزل الابرار ۳/۹۴، مطبع سعید المطابع بنارس: ۱۳۲۸ھ)

اپنی اس عبارت پر نواب صاحب نے حاشیہ پر یہ لکھا کہ:

"لقوله تعالیٰ ﴿فَإِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ فی ولید بن عقبة و كذلك قوله تعالیٰ ﴿أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا﴾ و منه یعلم أن من الصحابة من هو فاسق كالولید و مثله یقال في حق معاویة و عمرو و مغیرة و سمرة و معنی قول الصحابة عدولاً أنهم صادقون في الروایة لا أنهم معصومون"

[illegible]

﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ یعنی جب کوئی فاسق خبر و حدیث بیان کرے، تو اے اہل ایمان اس کی تحقیق و چھان بین کرکے اس کے مطابق عمل کرو، یہ آیت کریمہ حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ القرشی رضی اللہ عنہ کی بابت نازل ہوئی ہے، اسی طرح ﴿أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا﴾ والی

[illegible]

کی بناء پر ان پر لفظ فاسق کا اطلاق ناممکن ہے۔"

یہود و نصاریٰ کا طریق اختیار کرنے والے دیوبندیہ نے نواب صاحب کی عبارت "ومعنی قول الصحابة...... الخ" کو چھانٹ کاٹ دیا، جو یہودی تحریف کاری کی نہایت گھناؤنی صورت ہے۔ نواب صاحب

غیر مقلدین کا جھوٹ بے نقاب: نواب وحید الزّمان غیر مقلد اہلحدیث تھا۔ (چالیس علمائے اہل حدیث صفحہ نمبر 106) اب کون سا جھوٹ بولو گے ؟؟؟؟؟

الرائے آدمی ہیں۔

مولانا وحید الزماں کو شعر و سخن کا بھی ذوق تھا۔ [illegible] اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ [illegible] میں جب آپ کی عمر ۴۰ سال کی تھی، انگریزی زبان کی تحصیل کی طرف توجہ کی اور ۶ ماہ میں اتنی استعداد پیدا کرلی کہ اپنا مافی الضمیر بخوبی ادا کر لیتے تھے۔ انہی ایام میں قانون کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔

اخلاق [illegible] اور حسن نیت ان کا جوہر خاص تھا۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ دین اسلام کی خدمت میں گزرا۔ راست گوئی کے وصف سے بھی متصف تھے۔

مولانا وحید الزماں کا خاندان حنفی تھا۔ اس لئے اوائل عمر میں حنفی المذہب تھے لیکن اپنے برادر اکبر مولانا بدیع الزماں کی صحبت سے مسلک اہلحدیث قبول کرلیا۔

تصانیف

مولانا وحید الزماں ایک کامیاب مصنف تھے۔ ان کا طرز تحریر بہت عمدہ تھا۔ عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی ان کو خاص مہارت حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دین اسلام کی خدمت کا کام لیا۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ شغف تھا۔

آپ کی تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ علامات موت (رسالہ قبریہ کا اردو ترجمہ)
۲۔ نور الہدایہ ترجمہ شرح الوقایہ
۳۔ احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد (عربی)
۴۔ اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار (عربی)
۵۔ الحاشیہ الوحیدیہ علی الحاشیہ الزاہدیہ (عربی)
۶۔ الانجاح علی الاستواء (عربی)
۷۔ کشف المغطا من الموطا (موطا امام مالک کا اردو ترجمہ)
۸۔ الہدی المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد

مولانا وحید الزمان اہلِ حدیث تھا

۹۷۔ ترجمہ معانی القرآن الکریم (اردو) مصنف رفیع الدین دہلوی۔
۹۸۔ ترجمہ معانی القرآن الکریم (اردو) مصنف شاہ عبدالعزیز دہلوی۔
۹۹۔ ترجمہ قرآن (پنجابی) (مطبوع) مصنف محمد بن بارک اللہ لکھوکے (۱۲۲۱-۱۳۱۱ھ)
۱۰۰۔ مستوی قرآن الاقرآن مجید (اردو) مصنف مولانا حافظ عبدالوہاب محدث دہلوی (۱۲۸۱-۱۳۵۱ھ)
۱۰۱۔ ترجمہ قرآن مع حاشیہ (اردو) مصنف نواب وحید الزماں حیدرآبادی (۱۲۶۷ھ-۱۳۳۸ھ)

یادگار مجلہ بموقعہ اٹھائیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس (پاکوڑ)
منعقدہ ۱۳/۱۴/۱۵ مارچ ۲۰۰۴ء مطابق ۲۱/۲۲/۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

اہل حدیث

برصغیر میں علمی، دعوتی، تحریکی، تنظیمی اور رفاہی خدمات پر مشتمل
تاریخی دستاویز

باہتمام
اصغر علی امام مہدی سلفی
ناظم اعلیٰ

معاون
خالد حنیف صدیقی فلاحی

ناشر
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-110006

یادگار مجلہ
بموقع اٹھائیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس (پاکوڑ)
اہل حدیث
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
ایک تاریخی دستاویز
اصغر علی امام مہدی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

تاریخ وسیر

جناب عبدالرشید عراقی

برصغیر پاک وہند میں علم حدیث اور علمائے اہلحدیث کی مساعی

مولانا وحید الزمان حیدر آبادی

م ۱۳۳۸ھ

آپ کا سن ولادت ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۰ء ہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا مسیح الزمان (م ۱۲۹۵ھ) اور برادرِ بزرگ مولانا بدیع الزمان (م ۱۳۱۲ھ) سے حاصل کی ۔ ۱۵ سال کی عمر میں درسِ نظامی سے لے کر انتہائی عربی علوم و معقول میں تکمیل کر کے فارغ التحصیل ہو گئے[1]۔

آپ کے اساتذہ کرام یہ ہیں :

اساتذہ فنون :

مولانا مفتی عنایت احمد (مصنف علم الصیغہ) مولانا سلامت اللہ کانپوری تلمیذ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی (م ۱۲۷۳ھ) مولانا عبدالحی لکھنوی (م ۱۳۰۴ھ) مولانا عبدالحق بنارسی (م ۱۲۷۸ھ) مولانا لطف اللہ علی گڑھی رحمہم اللہ تعالیٰ

اساتذہ حدیث

حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) علامہ شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ) مولانا محمد بشیر الدین قنوجی (م ۱۲۷۳ھ)

[1] الاعتصام ۲۳ر اگست ۱۹۷۴ء ص ۵

شیخ احمد بن عیسیٰ الشرقی الحنبلی، مولانا حافظ عبدالعزیز لکھنوی، مولانا شیخ بدرالدین المدنی مولانا شاہ فضل رحمان گنج مراد آبادی (م ۱۳۱۳ھ)۔ رحمہم اللہ تعالیٰ!

۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء میں اپنے والد کے ارشاد پر حیدر آباد دکن چلے گئے۔ اور وہاں ریاست کی ملازمت اختیار کی۔ ملازمت میں آپ نے ۳۴ سال گزرے اور ریاستی دستور کے مطابق "وقار نواز جنگ بہادر" کے سرکاری خطاب سے نوازے گئے۔

مسلک :

ابتداء میں مقلد تھے اور تقلیدِ شخصی کے قائل تھے۔ اس دور میں اہلحدیث کے مسائل پر تنقید بھی کرتے تھے۔ بعد میں اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان (م ۱۳۱۲ھ) جو مسلک اہلحدیث میں بڑے متشدد تھے سے متاثر ہو کر تقلیدِ شخصی ترک کر دی!

مولانا سید عبدالحی (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں :

"كَانَ شَدِيدًا فِي التَّقْلِيدِ فِي بِدَايَةِ أَمْرِهِ ثُمَّ رَفَضَهُ وَتَحَرَّرَ وَاخْتَارَ مَذْهَبَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مَعَ شُذُوذٍ عَنْهُمْ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ"[1]

یعنی ابتداءً تقلید میں متشدد تھے۔ پھر تقلید سے آزاد ہو گئے اور مذہب اہل حدیث اختیار کر لیا۔ تاہم بعض مسائل میں اہلحدیث سے تفرد و شذوذ بھی رکھتے تھے۔ عہ

عہ کیونکہ اہلحدیث میں سے امام احمد بن حنبلؒ کے فتاویٰ کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری کی شرح میں جابجا ان فتاویٰ کو "ہمارا مذہب" سے تعبیر کرتے ہیں۔ (ادارہ)

تصانیف :

آپ کی مجموعی تصانیف کی تعداد ۳۲ ہے۔ تفصیل یہ ہے

موضوع		تعداد تصانیف
قرآن مجید	:	۵
حدیث	:	۱۱
فقہ	:	۴
عقائد	:	۴
متفرق	:	۸
		۳۲ [2]

[1] نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۵۔ [2] ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات۔

(۱۰)

وحید الزماں حیدر آبادیؒ

میں اپنی تمام مرویات حدیثہ کی یعنی صحاح ستہ وغیرہ کی روایت کی اجازت مولوی وحید الزماں کو دیتا ہوں جو بڑے زیرک، نہایت روشن دماغ اور صائب الرائے آدمی ہیں۔ (سید محمد نذیر حسین دہلویؒ)

چالیس علمائے اہل حدیث

برصغیر پاک و ہند کے

چالیس جلیل القدر علمائے اہل حدیث کے حالات زندگی

اور اُن کے تعلیمی و تدریسی کارناموں پر مشتمل تاریخی کتاب

تصنیف: عبد الرشید عراقی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

وحید الزماں حیدر آبادیؒ

۱۲۶۷ھ............۱۳۳۸ھ

۱۸۵۰ء............۱۹۲۰ء

برصغیر (پاک و ہند) میں مولانا وحید الزماں حیدر آبادی کا شمار ان علمائے کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے ایک نئے رنگ میں حدیث کی خدمت کی۔ آپ نے صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک کے اردو زبان میں ترجمے کیے اور اس کے ساتھ حدیث کی ایک لغت (۲۸) جلدوں میں مرتب کی۔

مولانا وحید الزماں ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ء کانپور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مولانا مسیح الزماں تھا جو ایک بلند پایہ عالم دین اور اعلیٰ پایہ کے ادیب تھے۔ ان کا سن ولادت ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۵ء ہے۔ اپنے والد مولوی نور محمد مرحوم سے عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی تھی۔ فراغت تعلیم کے بعد حیدر آباد دکن میں مطبع عالی کے نگران اور مہتمم مقرر ہوئے اور ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء تک اسی عہدہ پر فائز رہے اور اسی سال آپ مولانا شاہ عبدالغنی مجددی سے بیعت ہوئے اور اس کے بعد ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے جہاں آپ نے ۹ ذی قعدہ ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء کو (۷۳) سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں سپرد خاک کیے گئے۔

مولانا وحید الزماں ایک بلند پایہ عالم دین، مفسر قرآن، محدث، فقیہ، مورخ، متکلم، معلم، مترجم، نقاد، دانشور، مبصر، مصنف اور عربی، فارسی اور اردو کے بلند مرتبہ ادیب تھے۔

مولانا وحید الزماں کی تعلیم کا آغاز پانچ سال کی عمر میں ہوا اور تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے کیا۔ ۸ سال کی عمر میں عربی اردو فارسی سے بخوبی واقفیت ہوگئی۔ اس کے بعد آپ نے جن اساتذہ کرام سے مختلف علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا ان کے نام یہ ہیں۔

مولانا بدیع الزماں حیدر آبادی (برادر اکبر)۔ اول استاد

محروم رہتے ہیں، اور رہتے ہیں اور رہیں گے، احناف کی نماز ضرور ناقص ہوتی ہے، ہرگز ان کے کرنے
اور نہ کرنے والے دونوں برابر نہیں ہوسکتے، اس سے اہلحدیث بلا رفع الیدین نماز کو ناقص کہتے ہیں اور
آمین بالجہر اور رفع الیدین نہ کرنے والوں کو اس وجہ سے برا کہتے ہیں کہ وہ عامل سنت کو برا کہتے اور
خود تارک سنت ہیں، اور جب ترک سنت عادت ہو جاتی ہے، تو رفتہ رفتہ فرض بھی ترک ہونے لگتا ہے
اللہ تعالیٰ جمیع مسلمانوں کو عمل بالکتاب والسنۃ کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین

(ابو طاہر بہاری عفا عنہ الباری، مدرس اول و مہتمم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ صدر بازار دہلی)
(اہلحدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۲۶ء)

سوال:۔ ہندہ صغیرہ ہے، اور اس کا چچا مجنون ہے، اور ایک چچا زاد بھائی ہے، اور ماں ہے
اور اس کی ماں سے اور چچا زاد بھائی سے تنازعت رہتی ہے، اور اس کی ماں کے ساتھ شرارت کرتا
رہتا ہے، اس کی ماں نے ہندہ کی نسبت یعنی خطبہ زید کے ساتھ کی، جب ایک سال گذر گیا، اور
تاریخ شادی مقرر ہو گئی، تب ہندہ کے چچا زاد بھائی نے کہا کہ ہندہ کی شادی بکر سے کرو، ہندہ کی ماں
نے اس کے چچا زاد بھائی کے قول کے جواب میں کہا کہ میں بکر سے اپنی لڑکی کی شادی نہیں کروں گی
وہ میرے حسب خاطر نہیں ہے، اور علاوہ اس کے جب تاریخ مقرر ہو گئی تو اب نسبت فسخ کرنا مناسب
نہیں ہے، اور زید اور بکر دونوں ہندہ کے کفو ہیں، اور زید کے والد مع اہلحدیث ہیں، متقی مخلص واعظ بھی
ہے، اپنے لڑکے زید نابالغ کی شادی یعنی نکاح ہندہ صغیرہ کے ساتھ اس کی ماں کی اجازت سے کر
دیا، پس یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب:۔ نکاح جائز ہے، اس لئے کہ چچا کی ولایت بوجہ جنون کے ساقط ہو گئی، اس لئے
کہ ولایت شفقت پر موقوف ہے، اور اس کا قریب شادی کے کہنا کہ بکر سے شادی کرو، یہ محض
شرارت پر بھی ایک علامت ہے، اس کو نسبت کے وقت ہی کہنا چاہیئے تھا، جیسا کہ مولانا وحید الزمان
اہلحدیث نے اپنی کتاب "تنقیح الہدایہ" کے کتاب النکاح میں تحریر فرمایا ہے: واذا کان الولی
عاضلا او غیر ملتزم لمصلحۃ المرأۃ نفسھا او شریرا سقطت ولایتہ ووردت الی من دونہ
کی ولایت ساقط ہو گئی تو ماں ولی ہو گی، اور ماں کی ولایت معتبر ہے، اس کو مولانا وحید الزمان صاحب
اہلحدیث نے تنقیح الہدایہ میں بعبارت طویلہ لکھا ہے۔

(المجیب عبد القادر عفی عنہ مئوی اہلحدیث)

تصحیح:۔ اگر ولی اقرب کہے کہ ہم اس کفو خاطب سے شادی نہیں کریں گے بلکہ دوسرے

مولانا وحید الزمان اہلِ حدیث تھا

۱۰۱- ترجمہ قرآن مع حاشیہ (اردو) مصنف نواب وحید الزمان حیدرآبادی (۱۲۶۷ھ-۱۳۳۸ھ)

یادگار مجلہ بموقعہ اٹھائیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس (پاکوڑ)

منعقدہ ۱۳/۱۴/۱۵/ مارچ ۲۰۰۴ء مطابق ۲۱/۲۲/۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

اہل حدیث

برصغیر میں علمی، دعوتی، تحریکی، تنظیمی اور رفاہی خدمات پر مشتمل

تاریخی دستاویز

باہتمام

اصغر علی امام مہدی سلفی

ناظم اعلیٰ

معاون

خالد حنیف صدیقی فلاحی

ناشر

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-110006

یادگار مجلہ

بموقع اٹھائیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس (پاکوڑ)

اہل حدیث

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ایک تاریخی دستاویز

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

غیر کے مقلدین (فرقہ نام نہاد اہلحدیث) کے امام اہلحدیث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ وحید الزمان شیعہ ہے۔

کہ پوری سو سالہ یا نوے سالہ یا ساٹھ، پچاس سالہ زندگی میں صرف ایک بار نبی، رسول پر درود پڑھنا واجب ہے، ورنہ اس سے زیادہ صرف مستحب ومباح ہے یا مسنون! جس فرقے کا مذہب یہ ہو وہ اہل حدیث پر نظر بد ڈالے تو حیرت ہے، اہل حدیث کے یہاں قعدہ آخرہ میں درود سلام پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز ہی نہ ہوگی۔ حسب عادت دیوبندیہ نے امام اہل حدیث نواب وحید الزماں کی عبارت میں کاٹ چھانٹ وتحریف وتدلیس کی ہے۔

تحریف دیوبندیہ:

یہ حقیقت ہے کہ نواب ... کی ... خود نواب صاحب ہی نے کی ہے، اس کی اصل عبارت غیر محرف یہ ہے:

"ويتحرى في خبر الفاسق وخبر المستور ثم يعمل بغالب ظنه"

"یعنی آدمی کو فاسق ومستور کی خبر کی بخوبی تحقیق و چھان بین کرنی چاہیے پھر اس تحقیق و چھان بین سے جو ظن غالب حاصل ہو، اس کے مطابق عمل کرے۔" (نزل الأبرار: ۹۴/۳، مطبوع سید المطابع بنارس: ۱۳۲۸ھ)

اپنی اس عبارت پر نواب صاحب نے حاشیہ پر یہ لکھا کہ:

"لقوله تعالیٰ﴿ فَإِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ في وليد بن عقبة و كذلك قوله تعالیٰ﴿ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا﴾ و منه يعلم أن من الصحابة من هو فاسق كالوليد و مثله يقال:في حق معاوية و عمر و مغيرة و سمرة و معنى قول الصحابة عدولاً أنهم صادقون في الرواية لا أنهم معصومون"

یعنی یہ بات اس لیے کہی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ﴿ فَإِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ یعنی جب کوئی فاسق خبر وحدیث بیان کرے، تو اے اہل ایمان اس کی تحقیق و چھان بین کرکے اس کے مطابق عمل کرو، یہ آیت کریمہ حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ القرشی ﷺ کی بابت نازل ہوئی ہے، اسی طرح ﴿ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا﴾ والی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں تمام صحابہ کو عدول قرار دینے کا معنی ہے کہ وہ نقل روایت میں ثقہ وعادل ومعتبر ہیں، نہ کہ سارے صحابہ معصوم ہیں، ان سے کوئی ایسی بات سرزد ہو ہی نہیں سکتی جس کی بناء پر ان پر لفظ فاسق کا اطلاق ناممکن ہے۔"

یہود ونصاریٰ کا طریق اختیار کرنے والے دیوبندیہ نے نواب صاحب کی عبارت "ومعنى قول الصحابة...... الخ" کو چھانٹ کاٹ دیا، جو یہودی تحریف کاری کی نہایت گھناؤنی صورت ہے۔ نواب صاحب

تصوف وسلوک کی راہوں سے آئی ہوئی بدعات ومحدثات کی تردید اور اصلاح (عبد
عبادت اور روحانیت کا درس دیا۔ اور عوام وخواص کی تربیت کی۔ اور مسلمانوں کی سنت رسول
ﷺ سے روشناس کرایا۔ اور بدعت ومحدثات کی نشاندہی کی۔ ان میں مولانا سید عبداللہ
غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) مولانا شاہ عین الحق پھلواری (م ۱۳۳۳ھ) مولانا غلام رسول آف قلعہ
میاں سنگھ (م ۱۲۹۱ھ) مولانا حافظ محمد لکھوی (م ۱۳۱۳ھ) مولانا سید عبدالجبار غزنوی
(م ۱۳۳۱ھ) اور مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی (م ۱۳۴۸ھ) وغیرہ سرفہرست ہیں۔
تصنیف وتالیف کے سلسلہ میں حضرت میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ میں جن
علمائے اہل حدیث نے اشاعت اسلام، خدمت حدیث اور شرک وبدعت کی تردید میں
گرانقدر علمی خدمات انجام دیں ان میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) مولانا
محمد سعید بنارسی (م ۱۳۲۲ھ) عظیم محدث مولانا وحید الزماں حیدرآبادی (م ۱۳۳۸ھ)
مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ھ) مولانا عبدالرحمن مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ)
اور مولانا عبدالسلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) قابل ذکر ہیں۔
باطل افکار ونظریات کی تردید اور مسالک حق کی تائید میں علمائے اہل حدیث کی
خدمات قدر کے قابل ہیں مولانا سعید محمد بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ) مولانا ابوالوفا ثناء اللہ
امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) مولانا قاضی محمد سلیمان منصورپوری (م ۱۳۴۹ھ) مولانا عبداللہ
صاحب تحفۃ الہند (م ۱۳۱۰ھ) مولانا ابوالقاسم سید بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) مولانا محمد ابراہیم
میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) وغیرہ شامل ہیں۔
ان علمائے کرام نے قادیانیت، آریہ سماج، عیسائیت، شیعیت، انکار حدیث اور
بریلویت کا قلع قمع کرکے اسلام کی حقانیت اور مسلک اہل حدیث کی سچائی ظاہر کی
اور اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ تحریک جہاد میں حضرت میاں صاحب دہلوی کے
تلامذہ نے علمائے صادق پور کے ساتھ مل کر اس تحریک کو منظم کیا اور اس سلسلہ میں

GHERMUQALLID RAWAFIZ KE SABSE BAREY MUTTAFIQAH USTADUL HADEESON MEIN SE EK YAHIYA GONDALWI RAFZI NE DANKEY KI CHOT PAR ALLAMA WAHEEDUZ ZAMAN KO "AQEEDA E AHLE HADEES" KITAB MEIN AHLE HADEES BALKE AZEEM MUHADDIS MANLIYA...!!!
LIHAZA YAAD RAKHEIN CHUNKE WAHEEDUZ ZAMAN NE GHERMUQALLIDEEN KE ASAL AQAYID KI POLL KHOLDI THI ISLIYE TAQAIYA KARTEY HUE YE RAFZI GHERMUQALLIDEEN ISKA JHOOT MOOT RAD KARTEY HAIN, WARNA HAR TAREEKH O AQAYID WAGHERA KI KITAB MEIN WAHEEDUZ ZAMAN KO APNA MANTEY HUE USKA AZEEM ALFAZ SE TAZKIRAH KARTEY AUR USEY SAAF SAAF AHLE HADEES YANI GHERMUQALLID LIKHTEY HAIN...!!! IS ADMI KE KHILAF GHERMUQALLID MUTAQADIMEEN NE KOI KITAB NAHI LIKHI LIHAZA MUTAKHIREEN KE RAD KI KOI HESIYAT HI NAHI YE GHERMUQALLID HI HAI...!!!

>>>>>ASHAABoASLAAF-Mission-Party<<<<<-[A.M.P]
Mohemmed Bilal Ahmed Hanafi = [EX-GherMuqallid Rafizi]

غیر مقلدوں کے محدث پیر محب اللہ شاہ راشدی نے وحید الزمان کو محدث کہا اور اس کی کتاب نزل الابرار سے دلیل لی، اور آج کل کے غیر مقلد اس کا انکار کر رہے ہیں۔

کہ آپ نے دیکھا وہ باندھنے کی حد صرف رکوع کرنے تک کی بتاتا ہے اور اس سے ظاہر ہوگیا کہ رکوع کے بعد والے قیام میں وضع نہیں تھا اور یہی مطلوب ہے جو الحمد للہ ثابت ہوگیا۔

پانچویں دلیل:

رکوع کے بعد ارسال کرنا یا ہاتھوں کو چھوڑ دینا عمل متواتر ہے اور امت مسلمہ نبی کریم ﷺ سے لے کر اس دور تک جس میں ہم ہیں اس ارسال پر عمل پیرا رہا ہے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا واضح طور پر عملی نمونہ ہرگز ہرگز پیش نہیں کیا جا سکتا جس سے واضح طور پر معلوم ہو کہ وہ رکوع کے بعد والے قیام میں وضع کرتے تھے۔

اب چند سال ہوئے ہیں کہ بعض علماء نے اس مسئلہ کو اٹھایا ہے ورنہ اس سے قبل سب کے سب کا عمل ارسال پر ہی تھا جیسا کہ مشہور محدث علامہ وحید الزمان جنہوں نے صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہما کتب حدیث کے تراجم کیے ہیں، وہ کتاب نزل الابرار من فقہ النبی المختار میں جلد ا صفحہ ۷۹ پر تحریر فرماتے ہیں:

((اذا لم ينقل فيه الوضع عن رسول الله ﷺ ولا عن اصحابه راه الناس فى كل يوم خمس مرات ومن المحال ان الوضع فيه ولا يحكونه وقد رأيت مشائخنا من اهل الحديث والشوافع والحنابلة كلهم يرسلون ايديهم فى هذا القيام وما رأيت احدا منهم يضع يمينه على شماله فيه.))

''جب کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس رکوع کے بعد والے قیام میں ہاتھوں کو
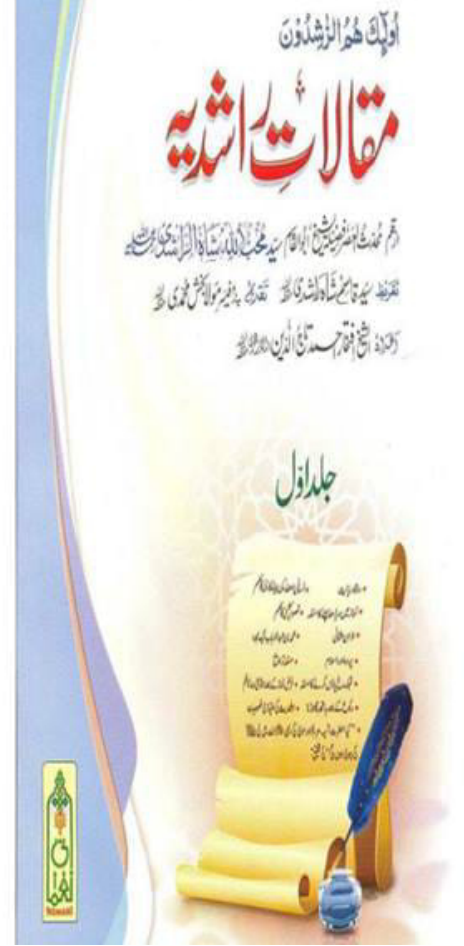
علامہ وحید الزماں کے دفاع میں غیر مقلد عالم رئیس ندوی صاحب کی چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں رائے

موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک علامہ وحید الزماں اہلحدیث نہیں تھا لیکن ان کے اکابرین اس کو اہلحدیث تسلیم کرتے آئے ہیں۔ علامہ وحید الزماں نے امیر معاویہ، ولید بن عقبہ، عمرو بن العاص، سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضوان اللہ علیہم جو فاسق کہا تھا جس کے دفاع میں غیر مقلد رئیس ندوی صاحب نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو باغی اور فاسق تسلیم کیا۔ اس کے باوجود غیر مقلد کہتے ہیں کہ علامہ وحید الزماں اہلحدیث نہیں تھا۔ یاد رہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی طرف سے شائع بخاری کے ترجمہ میں وحید الزماں کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی کہ انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فاسق کہا تھا۔

صحیح، فتح الباری (۲۷/۷) تو ہم کہتے ہیں کہ محبت دوسری چیز ہے اور فضیلت اس سے مختلف چیز ہے۔ اور دیوبندیہ کا دعویٔ اجماع باطل ہے۔ کما مر

صحابہ کرام کی طرف فسق کی نسبت:

فرقہ دیوبندیہ کہتا ہے کہ:

''نواب وحید الزماں تحریر کرتے ہیں:

"و منه يعلم أن من الصحابة من هو فاسق كالوليد، و مثله يقال في حق معاوية و عمرو ومغيرة و سمرة"

اس سے معلوم ہوا کہ کچھ صحابہ فاسق ہیں، مثلاً ولید بن عقبہ و معاویہ بن ابی سفیان، و عمرو بن العاص و مغیرہ بن شعبہ و سمرۃ بن جندب۔

صحابہ کرام کی اس قدر تنقیص کہ پناہ بخدا! ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نواب صاحب کو صحابہ کرام سے بغض ہے، ان کا ایک ارشاد یہ ہے کہ

''بھلا ان پاک نفس صحابہ پر معاویہ کا قیاس کیونکر ہو سکتا ہے، جو نہ مہاجرین میں سے ہیں نہ انصار میں سے؟ ان لوگوں نے وفات نبوی کے بعد حضرت عثمان بن عفان کو رائے دی کہ حضرت علی مرتضیٰ و طلحہ و زبیر کو قتل کر ڈالیں۔ (نزل الابرار: ۲/۹۴)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ:

''انہیں یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ معاویہ بر سر منبر حضرت علی مرتضیٰ کو برا کہتے تھے اور اس کا حکم دوسرے خطیبوں کو بھی دے رکھا تھا۔ یچی بات ہے کہ معاویہ پر طمع دنیا غالب آ گئی تھی، حضرت علی ہی نہیں معاویہ کو تمام خاندان رسالت سے دشمنی تھی، (ملخص از زیر نظر دیوبندی کتاب، صفحہ: ۳۵، ۳۶، بحوالہ حیات وحید الزماں و لغات الحدیث از نواب وحید الزماں، مزید تفصیل کے لیے تعارف علماء اہل حدیث، صفحہ: ۱۵۰، دیکھیں)

ہم کہتے ہیں کہ احترام صحابہ کا تقاضا ہے کہ ان کی شان میں کسی قسم کی تجریحی بات نہ کی جائے، لیکن جب فقہی اور اصولی بحث آ جائے اور ضرورت کا اقتضاء ہو تو اس کی وضاحت کے بغیر چارہ نہیں۔ حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی بابت تقریباً مفسرین کا اجماع ہے کہ سورۃ الحجرات (۶) والی آیت ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا﴾ ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی بابت نازل ہوئی ہے، اس آیت میں واقع "الفاسق" کا لفظ انہی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی بابت نازل ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر: ۴/۲۴۵ تا ۲۴۷، واستیعاب لابن عبد

البر، ترجمہ ولید بن عقبہ و عام کتب تفسیر)

یہ صحابی ولید بن عقبہ شراب خور بھی تھے۔ ان پر حد شراب خوری جاری ہوئی تھی۔ (صحیحین) جس صحابی کو قرآن مجید نے فاسق کہا ہو، اسے اگر فقہی و علمی ضرورت کے تحت نواب وحید الزماں نے ایسا لکھ دیا، تو اس پر اکاذیب پرست دیوبندیہ کیوں اپنے شور شغب اور غوغا آرائی سے فضا کو مکدر و مسموم کر رہے ہیں؟

اور تواتر معنوی سے ثابت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر کو باغی لوگ قتل کریں گے اور یہ معلوم ہے کہ حضرت عمار جنگ صفین میں حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے لڑتے ہوئے امیر معاویہ اور ان کے لشکر کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے، اسی وجہ سے بہت سارے صحابہ امیر معاویہ کا ساتھ چھوڑ کر لشکر علی مرتضیٰ سے مل گئے۔ اس سے واضح ہے کہ امیر معاویہ اور ان کے ساتھ دینے والے باغی لوگ تھے، اس واقعہ سے باغیوں سے متعلق احکام بھی مستنبط کیے گئے ہیں، اگر حضرت معاویہ اور ان کا ساتھ دینے والے خصوصاً عمرو بن العاص کو نواب وحید الزماں نے باغی کہا، تو اکاذیب پرست دیوبندیہ نے ان کے اور پوری اہل حدیث جماعت کے خلاف کیوں اس قدر شورش برپا کر رکھی ہے؟ اس سے جنگ جمل میں حضرت علی ؓ کے خلاف لڑنے والے خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ کا باغی ہونا بھی لازم آتا ہے یہ بات کہہ دینے والے نواب وحید الزماں اور پوری جماعت اہل حدیث کے خلاف دیوبندیہ کی شوریدہ سری کیا معنی رکھتی ہے۔ یہ بھی تواتر معنوی سے ثابت ہے کہ امیر معاویہ خود اور ان کے حکام بر سر منبر حضرت علی مرتضیٰ پر سب و شتم و لعن طعن کرتے تھے۔ حضرت علی کے خلاف اس طرح کا رویہ رکھنے والوں پر شدید نبوی عتاب ثابت ہے، اگر ان احادیث متواترہ کی بنیاد پر نواب وحید الزماں نے امیر معاویہ اور ان کے وزراء، امراء اور حکام پر احادیث متواترہ کو منطبق مان لیا، تو اکاذیب پرست دیوبندیہ کے سر میں اتنا بھاری درد کیوں ہو رہا ہے؟

میں محمود عباسی کی رسوائے زمانہ کتاب ''خلافت معاویہ و یزید'' اور ''تحقیق مزید'' پر اپنا تبصرہ تقریباً چالیس سال پہلے لکھ رہا تھا اور اس کی بہت ساری قسطیں پندرہ روزہ ''الہدیٰ'' دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ سے بنام ''قول سدید بجواب محبان معاویہ و یزید'' شائع ہوئی تھیں، مگر یہ سوچ کر میں نے اس کی مزید اشاعت روک دی کہ بہت سارے صحابہ معرض بحث میں آ جائیں گے، جس سے بعض نصوص نبویہ و اسلاف کے اقوال میں ممانعت کی گئی ہے۔

امیر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کے لیے خاندان نبوت کے لوگوں اور دوسرے صحابہ سے بیعت کرنے پر دباؤ ڈالا اور خاندان رسالت کے بہت سارے لوگوں بالخصوص حکام علی مرتضیٰ کو قتل کرایا، حتی کہ مدینہ منورہ پر بھی بسر بن ارطاۃ کے ذریعہ حملہ کرا کے بہت سے لوگوں کو تہ تیغ کرایا، جن میں بہت سے صحابہ و خاندان نبوت کے لوگ تھے۔ حضرت علی کے ربیب محمد بن ابی بکر کو عجیب ڈھنگ سے قتل کرایا، حضرت حسن بن علی مرتضیٰ نے جب زمام خلافت سے دستبردار ہو کر خلافت امیر معاویہ کے سپرد کر دی، تو حضرت حسن کو کس طرح بذریعہ زہر خورانی قتل کرایا گیا؟ کیا

اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پہ بجلیاں! علامہ وحید الزماں کے غیر مقلد ہونے کا مستند ثبوت

علامہ وحید الزماں غیر مقلدین کے گلے میں پھنسی وہ ہڈی ہے جس کو وہ نہ نگل سکتے ہیں اور نہ حلق سے اتار سکتے ہیں۔ موجودہ تمام غیر مقلدین وحید الزماں کو اپنا ماننے سے انکار کرتے ہیں لیکن ان کے مستند اور اکابر غیر مقلد علماء بار بار اپنی کتابوں میں لکھ کر ان موجودہ غیر مقلدین کو بتا رہے ہیں کہ وحید الزماں اہلحدیث تھا۔

غیر مقلدین کے مورخ عبد الرشید عراقی صاحب اپنی کتاب تذکرۃ النبلاء میں 174 نامور اہلحدیث علماء کا تذکرہ کرتے ہیں اور ان اہلحدیث علماء میں علامہ وحید الزماں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "وحید الزماں کا خاندان حنفی تھا لیکن اپنے بھائی مولانا بدیع الزماں کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمے کی وجہ سے آپ غیر مقلد (اہلحدیث) بن گئے تھے اور عقائد میں پورے سلفی تھے" (تذکرۃ النبلاء، صفحہ 385)

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ عبد الرشید عراقی صاحب نے اہلحدیثوں کو غیر مقلد تسلیم کرلیا۔

تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء

یعنی

خاندان ولی اللّٰہی، خاندان حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی، خاندان عمر پور ضلع مظفر گڑھ، علمائے بنارس ﴿خاندان مولانا سید جلال الدین احمد جعفری ہاشمی و خاندان مولانا محمد سعید محدث بنارسی﴾ خاندان لکھوی، خاندان غزنویہ امرتسر، خاندان مولانا فیض اللہ بھوجیانی، علوی خاندان سوہدرہ ﴿مولانا عبدالمجید سوہدروی﴾ قصوری خاندان، روپڑی خاندان، یزدانی خاندان، کیلانی خاندان اور ان کے علاوہ ﴿۱۷۱﴾ نامور علمائے اہلحدیث کے حالات و واقعات اور ان کی تدریسی و تصنیفی خدمات تذکرہ ﴿کل ۱۷۴ علمائے اہلحدیث کا تذکار جمیل﴾

عبدالرشید عراقی

بیت الحکمت لاہور

۲۲۔ نور الهدايه ترجمه اردو شرح وقايه (۴ جلد)
۲۳۔ المشرب الوردی من الفقه المحمدی (۵ جلد) (عربی)
۲۴۔ تقریر دلپذیر
۲۵۔ قواعد محمدی
۲۶۔ فتویٰ بے نظیر
۲۷۔ وظيفه نبی باورادالوحيد
۲۸۔ علامات الموت
۲۹۔ تذكرة الوحيد
۳۰۔ مجموع مير زاهد شرح مواقف (عربی)
۳۱۔ اسرار اللغة المقلب به وحيد اللغات
۳۲۔ رپورٹ لوکل فنڈ و تاریخ ممالک محروسہ سرکار نظام
۳۳۔ مجموعہ قوانین مال سرکار نظام
۳۴۔ مضامين سبعه مندرجه رساله معلم نسوان
۳۵۔ اطاشية الوحيد على الحاشيه الزاهديه (عربی)
۳۶۔ عقیدہ اہل سنت
۳۷۔ تصحيح كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال (عربی)

مسلک:

مولانا وحید الزمان کا خاندان حنفی المسلک تھا۔ اس لیے اوائل عمر میں آپ کو حنفی مسلک سے بڑا شغف رہا۔ مگر بعد میں آپ کے برادر بزرگ مولانا بدیع الزمان کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کی وجہ سے غیر مقلد (اہلحدیث) بن گئے تھے اور عقائد میں پورے کے پورے سلفی تھے۔

اندھی تقلید و تعصّب میں

تحریفِ کتاب و سنّت

تالیف

شیخ ابو عدنان محمد منیر قمر رحمہ اللہ

ترتیب و تدوین

ام محمد شکیلہ قمر

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

مدیر الاعتصام کا نوٹ:

اس پر الاعتصام کے اس وقت کے مدیر اور معروف مفسر مولانا حافظ صلاح الدین صاحب یوسف رحمہ اللہ نے یہ نوٹ لکھا :

''یہ عریضہ پڑھ کر سخت تعجب ہوا کہ اصل عربی نسخے میں تو ان حضرات نے تحریف کی تھی، اب بنائے فاسد علیٰ الفاسد کے مطابق ایک بریلوی ناشر نے اس تحریف کو اُردو میں منتقل کر کے اور اس پر مذکورہ حاشیہ آرائی کر کے [نالے چور نالے چتر] (چوری اور سینہ زوری) کا کردار ادا کیا ہے، یعنی تحریف کا کردار ادا کرنے والے خود ہیں لیکن اسے اہلحدیث مترجم مولانا وحید الزمان خان مرحوم کے سر منڈھ دیا ہے جنہوں نے بالکل صحیح ترجمہ کیا ہے''۔

فـ ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾

بہر حال عریضہ نگار کے اسی سوال کہ ابوداود میں یہ تحریف کیوں؟ کب؟ اور کیسے ہوئی؟ کے جواب میں ہم مولانا سلطان محمود صاحب رحمہ اللہ کا فاضلانہ مقالہ شائع کر رہے ہیں جس میں ابوداود کے نسخے میں مذکورہ تحریف کا جائزہ لیا گیا ہے، یہ مقالہ نعم الشھود علی تحریف الغالین في سنن أبي داود کے نام سے کئی سال قبل پمفلٹ کی صورت میں شائع ہوا تھا، اسے ضرورت مذکورہ کے تحت اب دوبارہ [الاعتصام] میں شائع کیا جا رہا ہے جس سے مذکورہ سوال کا جواب سامنے آ جاتا ہے [وَ ھُوَ ھٰذَا] (ص،ی)''۔

اس ادارتی نوٹ کے بعد محدّث جلال پوریؒ کا رسالہ نقل کیا ہے جسکا ضروری حصہ افادۂ عام کے لئے ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔

وحید الزماں اہل حدیث تھا ایک اور ثبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين و الصلوة و السلام على رسوله الكريم و على آله الطيبين و اصحابه حملة السنة النبوية أجمعين. وبعد

أصح الكتب بعد كتاب الله "الجامع الصحيح المسند من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه" المعروف به صحیح بخاری شریف امیر المومنین فی الحدیث امام ہمام محمد ابن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (م ۲۵۶ھ) کی تصنیف ہے اور تدوین حدیث کے سنہری دور کا سب سے عظیم دستخط شاہکار ہے۔

اس کتاب عظیم کا مقام و مرتبہ امت مسلمہ میں مسلم ہے اور جمہور اہل سنت بالاجماع اسے حدیث پاک کی سب سے صحیح ترین کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ بعض ائمہ دین کے بقول صحیحین اور اس کے عالی مقام مصنفین کی تنقیص و توہین کو فسق قرار دیتے ہیں، اسی لیے ایک مومن صادق پیارے رسول ﷺ کے ارشادات عالیہ کے اس عظیم مجموعہ کو قرآن کریم کے بعد تعلیمات دین کا سب سے اہم اور ضروری مصدر و مرجع مانتا ہے اور اس میں تشکیک کی سازشوں کو بھی نہیں کہ قبول نہیں کرتا بلکہ اس کی تکبیر کرتا ہے اور اپنے اس منبع صافی سے تمسک فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوشش بسیار کے باوجود - جو اعدائے سنت نے اطفائے شان صحیح بخاری اور تنقیص امام بخاری کے سلسلے میں روا رکھی ہے - اس کے مقام و مرتبے میں ذرہ برابر کمی نہیں کر سکے۔ اور ان کے سارے جدوجہد رائیگاں ثابت ہوئے۔

یہ بات بہت خوش آئند ہے اور لائق شکر بھی کہ تمام عالم اسلام میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً فتنۂ انکار سنت اور مذہبی و مسلکی تعصب و تنگ نظری اور جمود و تقلید آراء کے علی الرغم اتباع سنت اور محبت رسول کا جذبہ صادق پروان چڑھ رہا ہے۔ اور برصغیر میں کتاب و سنت کی صحیح تعلیمات اور قرآن و حدیث کی طلب عام ہو رہی ہے اور امت کے بیشتر افراد اس بات سے واقف ہو رہے ہیں کہ دین کے نام پر جہاں بہت ساری بے بنیاد باتوں کو اسلام سمجھ کر قبول کر لیا گیا ہے وہیں پر پیارے رسول ﷺ کی طرف منسوب بہت سی باتیں صحیح نہیں ہیں، لہٰذا امت نے اب صحیح احادیث رسول کی تلاش و جستجو شروع کر دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خاص طور پر بخاری شریف کی مقبولیت عام ہو گئی ہے اور اس کے تقاضے روز افزوں ہو رہے ہیں۔

اس متفق علیہ اصح ترین مجموعۂ حدیث کا ترجمہ بزبان اردو سب سے پہلے جماعت اہل حدیث کے ایک عظیم عالم علامہ وحید الزماں حیدرآبادی رحمہ اللہ نے دیگر بہت سی اہم کتب حدیث کے ساتھ کیا تھا اور اس کو شائع فرمایا تھا، بعد میں جماعت کے

ایک دوسرے بڑے عالم علامہ محمد داود راز رحمہ اللہ سابق ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے بھی والہانہ جذبۂ محبت نبوی سے سرشار ہو کر رواں و سلیس ترجمہ کیا جس کا لفظ لفظ قاری کو محظوظ کرتا ہے اور دامن دل کو کھینچتا ہے۔ علامہ نے اپنی زندگی میں ہی اہتمام خاص سے اسے شائع فرمایا، بعدہ "مکتبہ قدوسیہ" لاہور نے محنت شاقہ اور عنایت فائقہ سے کمپیوٹر پر ٹائپ کر کے بڑے اہتمام سے شائع کیا۔

علوم کتاب و سنت کی نشر و اشاعت مرکزی جمعیت کے وسیع تر اشاعتی پروگرام میں داخل ہے اور میری دیرینہ خواہش رہی ہے کہ جماعت اہل حدیث کے اس عظیم مرکز سے حدیث رسول ﷺ کی خدمت اس ناحیہ اور زاویہ سے بھی زیادہ ہو، چنانچہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مکتبہ قدوسیہ کے شکریہ کے ساتھ اسی نسخہ کو ہندوستان میں شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے محترم بھائی نذیر احمد بن علامہ داود راز رحمۃ اللہ علیہ کو جنہوں نے ترجمۂ مذکور کا حق طباعت ہمیشہ کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو دے دیا۔

آج ہمیں بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ ہم اپنے چند عظیم مخلصین و محسنین کے تعاون سے اس سمت میں پیش قدمی کر رہے ہیں اور علم دین کی خدمت کے ساتھ دعوت و تبلیغ اور اصلاح امت کا ایک قدم اور آگے بڑھ رہا ہے۔

مجھے امید ہے کہ شیدائیان رسول اکرم ﷺ و محبین کتاب و سنت کے لئے اس شمع رسالت سے روشنی حاصل کرنا آسان ہو جائے گا اور ہمارے رسول ﷺ کی سب سے پیاری بات، سب سے میٹھی بولی اور بہترین ہدایت سے شاد کام ہوں گے اور مؤلف، مترجم، ناشر، محسنین و معاونین کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت عامہ عنایت کرے۔ آمین

۲۵ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ
مطابق: ۱۶ فروری ۲۰۰۴ء
دہلی

کتبہ
اصغر علی امام مہدی سلفی
ناظم عمومی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

وحید الزمان کی کتاب ھدیۃ المھدی پڑھ کر فیصلہ کریں کہ وہ اھلحدیث تھا کہ نھیں،، ص ۳ پر لکھتا ھے کہ "میں نے مقلد بدعتیوں کی تاریکیاں ظاھر کی ھیں"۔۔۔ آگے لکھتا ھے "میں نے اھلحدیثوں کی بھت بڑی جماعت کو جمع کیا"۔۔۔ ص ۵ پر لکھتا ھے کہ "میں نے اس کتاب میں اھلحدیث کے صحیح عقائد جمع کیے ھیں"۔۔

۳

وبعد فيقول العبد الماضي الى
الله من بين الناس وحيد الزمان
... مشغلة من عمري ...
... الاسرار من كتب الائمة الى ان
ترجمت الكتاب العزيز الى اللغة الهندية
اهل الهند والسند ...
ثم رايت انه يحصل ... اهل الحديث
... كشفت عن وجوه الدين ظلمات التقليد عين المقلدين ونورت
الارض بانوار الهداية واليقين تزيد عين العاملين بالحديث بين ما في ما
... على المقلدين نقصا وتوما حتى انه ما بقت قرية صغيرة ولا كبيرة الا
وقد جمعت من اهل الحديث طائفة كثيرة او يسيرة ولا ... ارض التقليد
... اطرافها وتنكس اعلامها ... بعض اخواننا من اهل الحديث ...
... من المؤمنين وشذ ... في المسائل

۵

من التعصب والتقليد انظر الى ما قال ولا تنظر الى من قال وتفكر في حديث
... مثل امتي مثل المطر لا يدرى اوله خير ام اخره وقد قسمت هذا
الكتاب على جزئين الجزء الاول في اصول الايمان ويذكر فيها العقائد
الصحيحة لاهل الحديث والجماعة والجزء الثاني في اصول القرآن والحديث والفقه
... اعتقدت بما في الجزء الاول صرت من اهل السنة واذا حفظت الجزء الثاني
... استخراج المسائل من الكتاب والسنة وصرت غنيا عن تقليد الناس ...

كتاب الايمان

... حادث بالزمان فلا بد له من محدث وهو الله تعالى وهو واحد احد

(۱۴) چودھواں اچھروی الزام اور روپڑی جواب وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ رام چندر، کشن جی، لچھمن یہ سب نبی برحق ہیں ان کے ساتھ بھی ایمان لانا واجب ہے۔

(ہدیۃ المہدی از علامہ وحید الزماں)

اچھروی صاحب ہدیۃ المہدی کتاب عربی میں ہے میرے خیال میں آپ نے یہ کتاب دیکھی ہی نہیں اگر دیکھی ہے تو سمجھی نہیں میں اس کی وضاحت کرتا ہوں حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں بعض انبیاء کا ذکر آیا ہے اور بعض کا نہیں آیا چنانچہ اللہ پاک نے خود فرمایا ہے (منهم من لم نقصص عليك) کہ بعض انبیاء کا ذکر ہم نے تم پر بیان نہیں کیا اس کے آگے اپنا عقیدہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرب کے سوا اور نبیوں کا ذکر نہیں کیا جیسے [ہند]وستان، چین، یونان، فارس، یورپ، افریقہ، امریکہ، جاپان اور برما وغیرہ اس لئے کہ عر[ب] کے لوگ ان کو جانتے نہ تھے پھر ان کے ذکر میں کوئی بڑا فائدہ نہ تھا صرف اشارہ کر دیا [ا]ن انبیاء کا ذکر ہم نے نہیں کیا اس لئے ہم کو ان نبیوں کی نبوت سے انکار کرنا جائز نہیں [ج]ن کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا حالانکہ کسی قوم کے تواتر سے ثابت ہے کہ وہ نبی یا صالح لوگ تھے۔ جیسے رام چندر، لچھمن، کرشن جی ہندوؤں میں اور زرتشت فارس میں اور کنفیوس اور بدھو ملک چین میں اور جاپان میں سقراط اور فیثاغورث بل يجب علينا ان نقول امنا بجميع انبيآء الله و رسله لانفرق بين احدمنهم و نحن له مسلمون (ہدیۃ المہدی ص ۸۵)

پس ہم پر واجب ہے کہ ہم کل انبیاء اور مرسلین پر ایمان لاویں اور ان میں سے کسی میں تفریق نہ کریں اور ہم اسی کے فرمانبردار ہو کر رہیں اچھروی صاحب بتلائیے اس میں کون سا ایٹم بم ہے جو تم اور بریلویوں پر چل گیا اور نقصان ہو گیا ہے مذکورہ عبارت میں امکانی طور پر ان لوگوں کو انبیاء کہا گیا ہے یعنی ممکن ہے کہ یہ لوگ نبی ہوئے ہوں ایمان اور اعتقاد کے موقع پر جو لفظ لکھے ہیں وہ اہل علم و اہل دیانت کے قابل ملاحظہ ہیں آگے جو کچھ لکھا ہے وہ قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ ہے کہ ہم سب نبیوں کو مانتے ہیں کسی میں تفریق

وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ

المعروف

میزان مناظرہ

تالیف

سلطان المناظرین رئیس المحققین
حافظ عبد القادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
محدث روپڑی اکیڈمی
جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور پاکستان

اہلحدیث علماء کا علامہ وحید الزماں کے لئے دعائے مغفرت! وحید الزماں کے اہلحدیث ہونے کا ایک اور ثبوت

اہلحدیث عالم وحید الزماں کی زبان سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلط الفاظ نکل گئے تو مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے علماء نے اس غلطی پہ مولانا وحید الزماں کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ "(صحیح بخاری، جلد 5 صفحہ 191)، یہ ترجمہ اہلحدیث عالم علامہ داؤد راز کا ہے اور اس کی نظر ثانی عبد السلام بستوی اور عبد الجبار سلفی نے کی ہے۔ کیا مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے یہ مستند عالم اتنے کم علم تھے جو وحید الزماں کا مسلک نہیں سمجھ سکے؟

ان اہلحدیث علماء کی طرف سے علامہ وحید الزمان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ علامہ وحید الزماں کو اپنا اہلحدیث ہی سمجھتے تھے۔

الْيَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلاَّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)). [طرفه في: ٤٣٨٤].

زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں' کیونکہ حضور ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

٢٨- بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

باب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان

(بڑوں کی لغزش) حضرت مولانا وحید الزماں مرحوم کی خدمات سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں مگر کوئی انسان بھول چوک سے معصوم نہیں ہے۔ صرف انبیاء علیہم السلام کی ذات ہے جن کی حفاظت اللہ پاک خود کرتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے سلسلے میں مولانا مرحوم کے قلم سے ایک نامناسب بیان نکل گیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

"مترجم کہتا ہے' صحابیت کا ادب ہم کو اس سے مانع ہے کہ ہم معاویہ" کے بارے میں کچھ کہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے دل میں آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کی محبت نہ تھی۔ مختصرا"

دلوں کا جاننے والا صرف باری تعالیٰ ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں مرحوم کا یہ لکھنا مناسب نہ تھا۔ خود ہی صحابیت کے ادب کا اعتراف بھی ہے اور خود ہی ان کے ضمیر پر حملہ بھی 'اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اس لغزش کو معاف فرمائے اور حشر کے میدان میں سب کو آیت کریمہ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾ (الاعراف: ٤٣) کا مصداق بنائے آمین۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور حضرت ابو سفیان رسول کریم ﷺ کے چچا ہوتے ہیں بعمر ۷۸ سال ٦٠ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

٣٧٦٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لاِبْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). [طرفه في: ٣٧٦٥].

(٣٧٦٤) کہا ہم سے حسن بن بشیر نے بیان کیا' ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی۔ وہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے۔ جب وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا' کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

یقیناً ان کے پاس حضور ﷺ کے قول و فعل سے کوئی دلیل ہوگی۔

٣٧٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلاَّ بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: ((إِنَّهُ فَقِيهٌ)). [راجع: ٣٧٦٤]

(٣٧٦٥) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا' کہا ہم سے نافع بن عمر نے بیان کیا' کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں۔

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

تصنیف الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

نظر ثانی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ملت اسلامیہ کا علمی و اصلاحی مجلہ

ماہنامہ **مُحدِّث** لاہور

حافظ عبدالرحمن مدنی
مدیر اعلیٰ

حافظ حسن مدنی
مدیر

جلد ۳۵ ؍ شمارہ ۱
ذو الحجۃ ۱۴۲۳ھ
جنوری ۲۰۰۳ء

زر سالانہ ۲۰۰ روپے
فی شمارہ ۲۰ روپے

زر سالانہ ۲۰ ڈالر
فی شمارہ ۲ ڈالر

دفتر کا پتہ
۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن
لاہور 54700
Ph: 5866476, 5866396, 5839
Email: hhasan@wol.net.pk

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

Publisher: Hafiz Abdul Rahman M
Printer: Shirkat Printing Press, Lal

فہرست مضامین

"جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آ گئے ہوں، وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔ ان کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اکثر اہلحدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔" (لغات بذیل کلمہ عمرہ)

صاحب 'سبل السلام' محمد بن اسماعیل امیر صنعانی چونکہ اہلحدیث مکتب فکر کے ممتاز فرزند تھے، اس لئے مولانا مرحوم کا اپنی نسبت ان کی طرف کرنا اور دیگر کئی مقامات پر بھی قرآن وحدیث سے براہِ راست مسائل اخذ کرنے کا نکتہ نظر بیان کرنا اس بات کی تصدیق کر دیتے ہیں کہ مرحوم حنبلی [1] یا اہلحدیث تھے اور آخر دم تک اسی موقف پر رہے۔ مگر اہلحدیث ہونے کے باوجود موصوف عوامی مسلک اہل حدیث سے قدرے آزاد شخصیت کے مالک تھے۔ چنانچہ بے شمار مقامات پر ان کے افکار اہلحدیث مکتب فکر کی ترجمانی نہیں کرتے مثلاً 'لغات' ہی میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ

"مجھے میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب هدية المهدي تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامۂ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا: الحمدللہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے، نہ میرا مرید ہو، نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدیٰ جانے، نہ میرا ہاتھ چومے، نہ میری تعظیم وتکریم کرے۔ میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو۔ ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایئے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا، ان سے نفع کمانا، ان کی دعوتیں کھانا، ان

---

(۱) چونکہ تحریک اہل حدیث کا مد وجزر علماء میں متنوع رجحانات کا حامل رہا ہے جب کہ عوامی سطح پر زیادہ تر تقلید شخصی کی مخالفت کا میدان گرم ہوا، اس لیے کئی اکابر اہل حدیث اعتدال کے پیش نظر بسا اوقات اجتہادی مسائل میں اپنے تئیں کسی بڑے امام حدیث وفقہ کی طرف منسوب کرنے میں حرج نہیں سمجھتے رہے جیسا کہ برصغیر میں سرخیل اہلحدیث مولانا محمد حسین بٹالوی کا رجحان ان کے زیر ادارت 'اشاعۃ السنۃ' میں شائع شدہ موجود ہے۔ محدث

وہابی مولوی جلال الدین قاسمی کا اقرار کہ وحید الزماں اہلحدیث تھا وہ (وحید الزماں) شیعیت سے تائب ہو کر اہلحدیث ہو گئے

احسن الجدال صفحہ 50

عظام کی دل سے قدر کرتے ہیں اور ان کے اجتہاد اور تفقہ کی قدر کرتے ہیں ہم بالخصوص حضرت امام ابوحنیفہ کی فقہ پر عمل پیرا ہیں، اسی کی ہدایت ہمارے امام حضرت مرزا صاحب نے فرمائی (مجدد زماں، بجواب دونی صفحہ ۲۱۷)

سراج الحق سہارنپوری لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا کہ "حنفی امام کے پیچھے الحمد للہ نہیں پڑھتے اور ہزاروں اولیا، حنفی طریق کے پابند تھے اور فاتحہ خلف الامام نہیں پڑھتے تھے، جب ان کی نماز نہ ہوئی تو وہ اولیاء اللہ کیسے ہو گئے؟ چونکہ ہمیں امام اعظم سے ایک طرح کی مناسبت ہے اور ہمیں امام اعظم کا بہت ادب ہے، ہم یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ نماز نہیں ہوئی (تذکرۃ المہدی، حصہ اول، صفحہ ۳۵۳) کہیے! رحمانی صاحب یہ شعر آپ کے حق میں پڑھ دوں۔

☆ وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا ☆

صفحہ ۶۱ پر رحمانی صاحب نے مولانا وحید الزماں حیدر آبادی کے کچھ خیالات کا تذکرہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا وحید الزماں صاحب کی زندگی کے کئی ادوار ہیں ان کی زندگی کا پہلا دور شیعیت کا ہے بعد میں وہ شیعیت سے تائب ہو کر اہلحدیث ہو گئے۔ رحمانی صاحب نے ان کے جن خیالات کو ذکر کیا ہے وہ حقیقت میں ان کے شیعی دور کے باقیات میں سے ہیں ان خیالات کا ذکر کر کے پوری اہلحدیث جماعت کو مطعون کرنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟۔

اور رحمانی صاحب کے پیش نظر یہ بات ہمیشہ رہنا چاہیے کہ اہلحدیث کسی کا مقلد نہیں ہوتا، اگر علمائے اہلحدیث میں سے کسی نے ایسی بات کہی جو خلاف قرآن وسنت ہے تو وہ بات
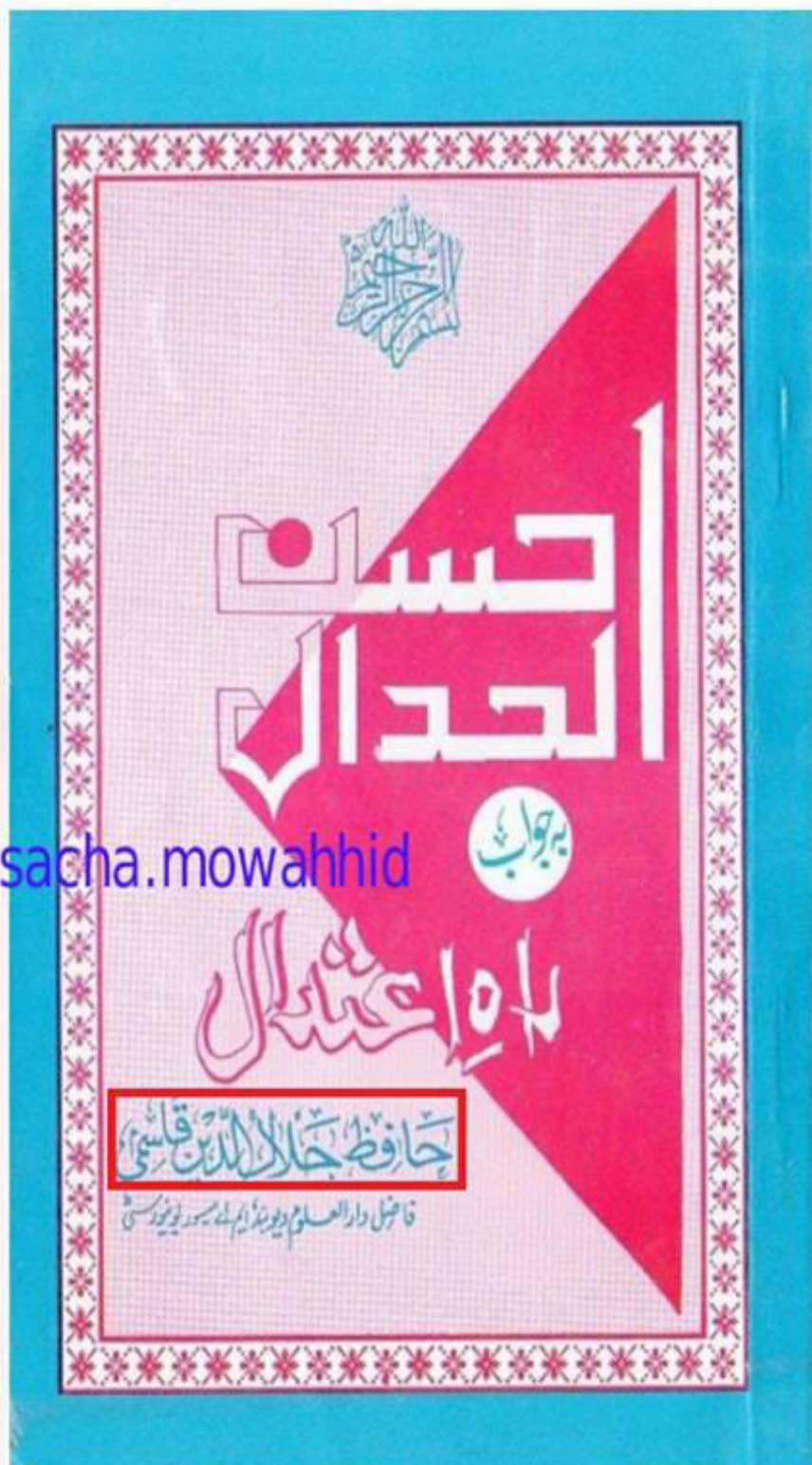
وحید الزماں نے کتاب ہدیۃ المھدی اہلحدیث حضرات کے لئے لکھی۔ وحید الزماں کا اعتراف

غیر مقلدین علامہ وحید الزماں کی کتابوں کا انکار کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ علامہ وحید الزماں اہلحدیث تھا۔ وحید الزماں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "ہدیۃ المھدی" رکھا اور اس کے ٹائٹل صفحہ پہ لکھا "مشتمل بر عقائد اہلحدیث" مطلب کہ اہلحدیث کے عقائد پہ مشتمل کتاب۔ اسی کتاب میں وحید الزماں لکھتا ہے کہ "ہم نے اس کتاب میں جو غیر معصوم مجتہدین کے اقوال نقل کئے ہیں وہ بطور استدلال نہیں بلکہ اہلحدیث قوم کے اطمینان کے لئے ہیں ورنہ ہمارے نزدیک سوائے کتاب وسنت کے کوئی اور حجت نہیں۔۔۔۔۔ یہ کتاب کا پہلا حصہ ہے جس میں اہلحدیث کے عقائد کو بیان کیا ہے اور دوسرا حصہ اصول قرآن، حدیث اور فقہ پہ مشتمل ہے۔۔۔ اس کتاب کے دوسرے حصہ کو حفظ کرلیں گے تو جن وانس کی تقلید سے مستغنی ہو جائیں گے" (ہدیۃ المھدی، مشتمل بر عقائد اہلحدیث، جلد 1، صفحہ 4،5)

غیر مقلدو!! اگر وحید الزماں اہلحدیث نہیں تھا تو اس نے اہلحدیثوں کے لئے اہلحدیث کے عقائد پہ مشتمل کتاب کس لئے لکھی؟؟ غلام خاتم النبیین ﷺ، محسن اقبال
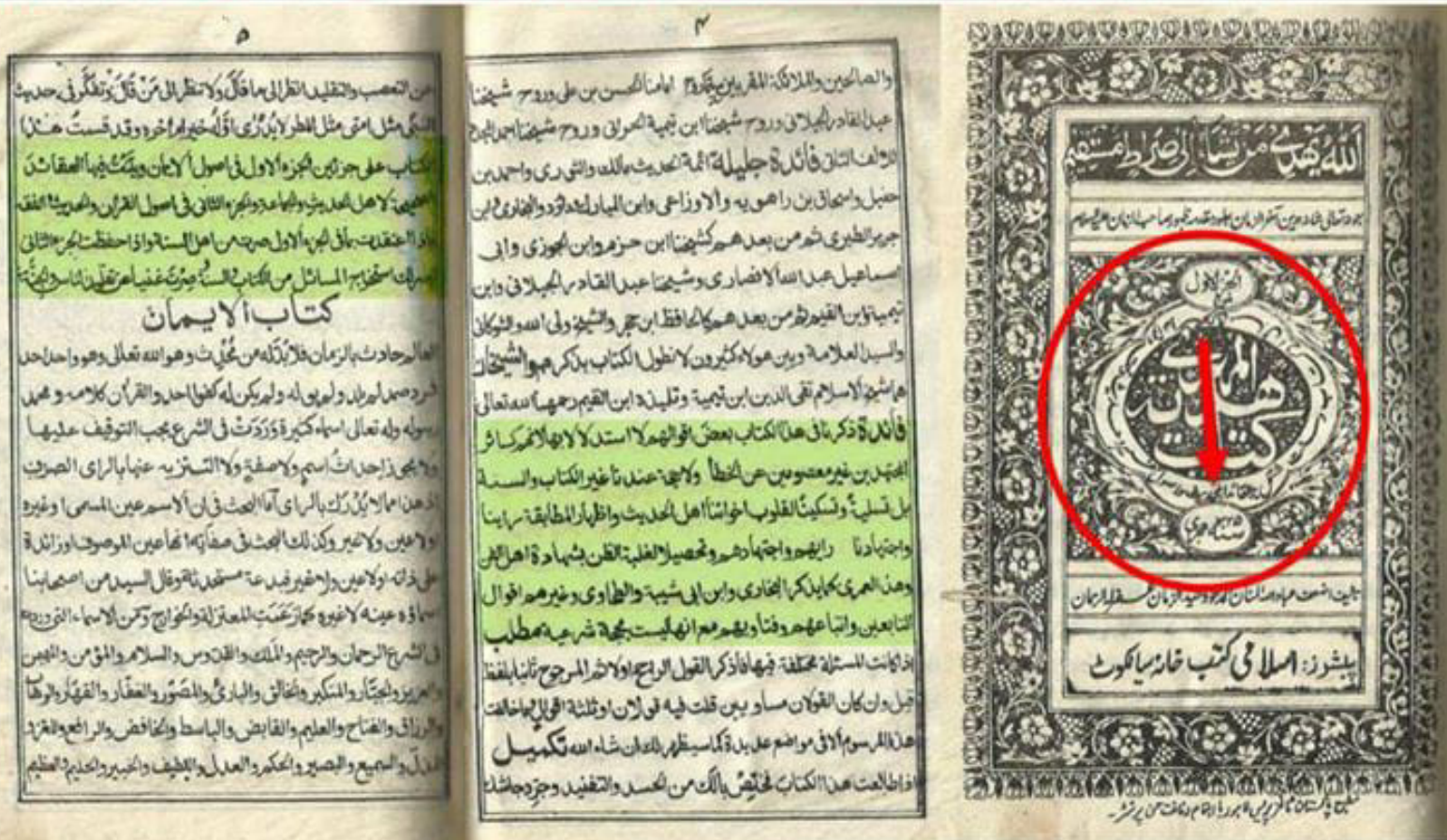
وحید الزماں غیر مقلد تھا! غیر مقلدین کے شیخ الحدیث محمد اسماعیل سلفی کا اعتراف

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث محمد اسماعیل سلفی نے اپنی کتاب "برصغیر پاک وہند میں تحریک اہلحدیث اور اسکی خدمات" میں واضح طور پہ علامہ وحید الزماں کا ذکر اہلحدیث علماء کی تصنیف وتالیف کا عنوان دے کر کیا ہے اور وحید الزماں کی تعریف کی۔(برصغیر پاک وہند میں تحریک اہلحدیث اور اسکی خدمات، صفحہ 59، 57)

غیر مقلدو! وحید الزماں کو حنفی کہہ کر اپنے کس کس عالم کو جھوٹا ثابت کروگے جو وحید الزماں کو اہلحدیث مانتے تھے؟؟

وہ چشمے پھوٹے اور زہد وتقویٰ کے وہ دریا جاری ہوئے کہ ہماری یہ سرزمین اب تک سرسبز وشاداب ہے۔

لاہور شہر میں اس صدی کا پہلا اہل حدیث مدرسہ 1906ء میں انجمن اہل حدیث لاہور نے "مدرسۃ القرآن والحدیث" کے نام سے قائم کیا۔ اس وقت بھی لاہور میں اہل حدیث کے کئی مدارس ہیں جن میں "دار العلوم تقویۃ الاسلام" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

تصنیف وتالیف

مدارس کی تاسیس وقیام کے بعد اسلامی علوم کی ترویج واشاعت میں تصنیف وتالیف کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس سلسلے میں بھی اہل حدیث کی تصنیفی سرگرمیاں کچھ کم شاندار نہیں۔ اہل حدیث کی تصنیفی مساعی جمیلہ پر اگر پوری دنیائے اسلام بھی ناز کرے تو قطعاً بے جا نہ ہوگا۔ اس تحریک نے برصغیر میں کم وبیش ایک ہزار اہل قلم پیدا کئے جنھوں نے دینی علوم کے گلشن میں ایسے رنگ برنگ پھول کھلائے جن کی خوشبو اور مہک سے آج بھی دماغ معطر ہیں اور جن کی رنگت وتازگی آج بھی چشم بصیرت کو نور وسرور کا سامان مہیا کرتی ہے۔ ان نامور مصنفین میں سے بعض تو بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں مثلاً شاہ ولی اللہ نواب صدیق حسن خاں، مولانا وحید الزمان، علامہ شمس الحق ڈیانوی، مولانا

قرآن مجید کے بعد شریعت اسلامی کا سب سے بڑا سرچشمہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس مقدس علم کی اہمیت کے پیش نظر اہل حدیث نے کتب حدیث کے تراجم اور شروح کی جانب بھی توجہ دی اور پوری صحاح ستہ کو اردو میں منتقل کردیا۔ اب تک صحیح بخاری کے تو دس ترجے چھپ چکے ہیں۔ کتب حدیث کے اردو ترجموں اور شرحوں کے سلسلہ میں مولانا وحید الزمان حیدرآبادی کا نام سنہری حروف میں لکھے جانے کے لائق ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی اردو شرحیں تو اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ صحیح بخاری کی ضخیم شرح کرتے ہوئے یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی "فتح الباری" اور قسطلانی کی..... "ارشاد الساری" کے اکثر مسائل ومباحث کو ہر حدیث کے تحت جمع کر دیا جائے۔ نیز متعلقہ احادیث پر شوکانی رحمہ اللہ کی "نیل الأوطار" کی بحثیں بھی شامل کردی جائیں۔ اسی طرح صحیح مسلم کے ترجے کے ساتھ نووی کی پوری شرح کو اردو میں منتقل کردیا گیا............ مولانا وحید الزمان نے مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کا ترجمہ مع شرح شائع کیا۔ مولوی بدیع الزمان نے جامع ترمذی کی اردو شرح لکھی۔ ریاض الصالحین اور مشکوۃ کے ترجے غزنوی خاندان کے زیر اہتمام امرتسر سے شائع ہوئے۔ بلوغ المرام کے کئی ترجے چھپ چکے ہیں۔

عربی شروح حدیث میں مولانا شمس الحق ڈیانوی رحمہ اللہ کی "عـــون

Hazrat e Muavia Ka Gustakh Aur Unhen Dushman E Ahl e Bait Kahne Wala Waheed Uz Zaman Gair Muqallid Tha Un Ke Apne Tabqe Se Tha Aur Bahot Azeem Alim Tha Aur Hamare Kuch bhai Aise Gustakho Ko Kahte Hain Ke Sahi Sahi Hadees Par Amal Karne Wala Firqa Hai

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام البستوی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار السلفی رحمۃ اللہ علیہ

عرض ناشر

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الکریم و علی آلہ الطیبین و اصحابہ حملۃ السنۃ النبویۃ أجمعین وبعد

یہ بات بہت خوش آئند ہے اور لائق شکر بھی کہ تمام عالم اسلام میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً فتنۂ انکار سنت اور مذہبی و مسلکی تعصب وتنگ نظری اور جمود وتقلید آراء کے علی الرغم اتباع سنت اور محبت رسول کا جذبہ صادق پروان چڑھ رہا ہے۔ اور ہر حلقے میں کتاب وسنت کی صحیح تعلیمات اور قرآن وحدیث کی طلب عام ہو رہی ہے اور امت کے بیشتر افراد اس بات سے واقف ہو رہے ہیں کہ دین کے نام پر جہاں بہت ساری بے بنیاد باتوں کو اسلام سمجھ کر قبول کر لیا گیا ہے وہیں پر پیارے رسول ﷺ کی طرف منسوب بہت سی باتیں صحیح نہیں ہیں، لہٰذا امت نے اب صحیح احادیث رسول کی تلاش وجستجو شروع کر دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خاص طور پر بخاری شریف کی مقبولیت عام ہو گئی ہے اور اس کے تقاضے روز افزوں ہو رہے ہیں۔

اس متفق علیہ اصح ترین مجموعہ حدیث کا ترجمہ بزبان اردو سب سے پہلے جماعت اہل حدیث کے ایک عظیم عالم علامہ وحید الزماں حیدر آبادی رحمہ اللہ نے دیگر بہت سی اہم کتب حدیث کے ساتھ کیا تھا اور اس کو شائع فرمایا تھا، بعد میں جماعت کے ایک دوسرے بڑے عالم علامہ محمد داود راز رحمہ اللہ سابق ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے بھی والہانہ جذبۂ محبت نبوی سے سرشار ہو کر رواں وسلیس ترجمہ کیا جس کا لفظ لفظ قاری کو محظوظ کرتا ہے اور دامن دل کو کھینچتا ہے۔ علامہ نے اپنی زندگی میں ہی اہتمام خاص سے اسے شائع فرمایا، بعدہ "مکتبہ قدوسیہ" لاہور نے محنت شاقہ اور عنایت فائقہ سے کمپیوٹر پر ٹائپ کر کے بڑے اہتمام سے شائع کیا۔

علوم کتاب وسنت کی نشر واشاعت مرکزی جمعیت کے وسیع تر اشاعتی پروگرام میں داخل ہے اور میری دیرینہ خواہش رہی ہے کہ جماعت اہل حدیث کے اس عظیم مرکز سے حدیث رسول ﷺ کی خدمت اس ناحیہ اور زاویہ سے بھی زیادہ سے زیادہ ہو، چنانچہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مکتبہ قدوسیہ کے شکریہ کے ساتھ اسی نسخہ کو ہندوستان میں شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے محترم بھائی نذیر احمد بن علامہ داود راز رحمۃ اللہ علیہ کو جنہوں نے ترجمۂ مذکور کا حق طباعت ہمیشہ کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو دے دیا۔

۲۵ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ
مطابق: ۲۶ فروری ۲۰۰۳ء
دہلی

کتبہ
اصغر علی امام مہدی سلفی
ناظم عمومی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

Ali Nomaan

وحیدالزماں کو اھلحدیثوں کی طرف سے کتابیں لکھنے پر ماھانہ وظیفہ ملتا تھا اور آج کل کے اھلحدیث اس کو نہیں مانتے--- کیا زمانہ آگیا ھے---

علامہ سید سلمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) تراجم علمائے حدیث ہند کے مقدمہ

ص ۳۹ پر لکھتے ہیں:

اس کے علاوہ نواب صاحب مرحوم نے کئی علمائے کرام کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ جن سے دفاع حدیث اور رد بدعات کے سلسلے میں کتابیں لکھوا کر شائع کی جاتیں تھیں۔ ان میں خصوصیت کے ساتھ مولانا وحید الزمان حیدرآبادی (م ۱۳۳۸ھ) مولانا محمد سعید بنارسی (م ۱۳۲۲ھ) اور ابوالمکارم محمد علی مئوی (م ۱۳۵۲ھ) قابل ذکر ہیں۔

حدیث، عقائد، فقہ، رد فلسفہ، سیاست، تاریخ و سیر، مناقب، علوم و ادب، اخلاق، تردید شیعیت اور تصوف پر چھوٹی بڑی ۲۲۲ کتابیں لکھیں۔ بھوپال میں بہت سے علماء فضلاء جمع تھے جن میں شیخ حسین بن محسن یمنی (م ۱۳۲۷ھ) مولانا محمد بشیر سہسوانی (م ۱۳۲۶ھ) مولانا سعادت اللہ بے پوری (م ۱۳۲۲ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس کے علاوہ نواب صاحب مرحوم نے کئی علمائے کرام کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ جن سے دفاع حدیث اور رد بدعات کے سلسلے میں کتابیں لکھوا کر شائع کی جاتیں تھیں۔ ان میں خصوصیت کے ساتھ مولانا وحید الزمان حیدرآبادی (م ۱۳۳۸ھ) مولانا محمد سعید بنارسی (م ۱۳۲۲ھ) اور ابوالمکارم محمد علی مئوی (م ۱۳۵۲ھ)
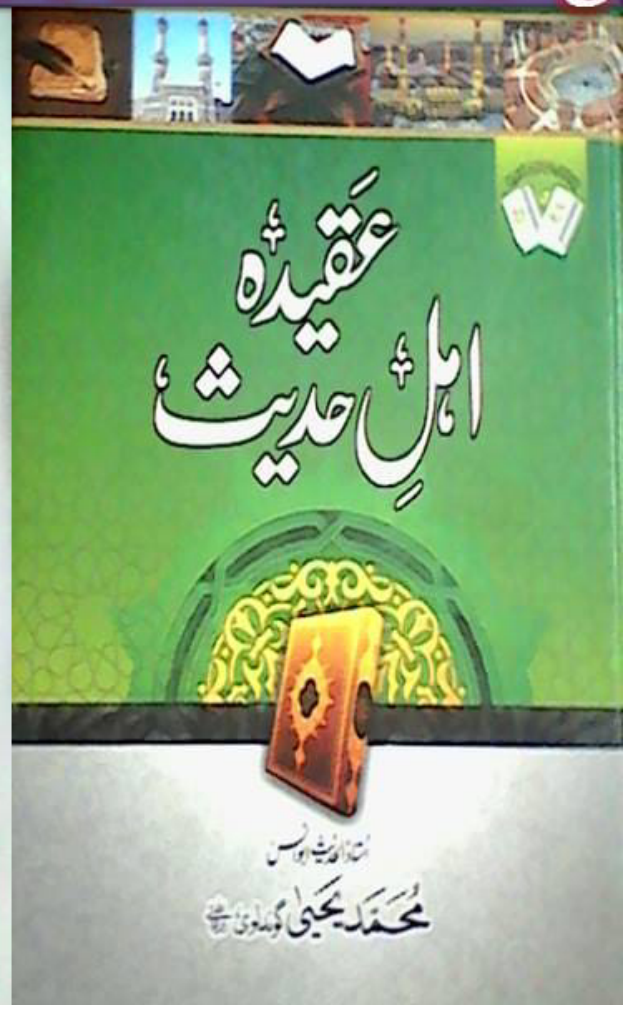
کبار میں سے تھے۔ جلیل القدر عالم اور محدث تھے۔ ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۰ء میں کان پور میں پیدا ہوئے۔ (۱۳۴) تعلیم کا آغاز اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان حیدر آبادی کی زیر نگرانی حفظ قرآنِ مجید سے کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اُردو اور فارسی کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھیں۔

مولانا وحید الزمان کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے۔ مولانا سلامت اللہ کان پوری (م ۱۲۸۱ھ)، مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی (م ۱۲۷۳ھ)، مولانا عبدالحی فرنگی محلی، مولانا عبدالعزیز محدث لکھنوی (م ۱۳۲۴ھ) اور مولانا عبدالحق بنارسی (م ۱۲۷۸ھ) سے علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا۔ (۱۳۵)

حدیث آپ نے درج ذیل علمائے کرام سے پڑھی: مولانا عبدالعزیز محدث لکھنوی، مولانا بشیر الدین قنوجی، مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی، شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی، علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی۔

مولانا عبدالحی الحسنی لکھتے ہیں:

وحصلت له الاجازة عن السيد المحدث نذير حسين الدهلوى، وشيخنا القاضى حسين بن محسن الانصارى اليمانى، وشيخ فضل الرحمٰن بن اهل الله المراد آبادى (۱۳۶)

۱۲۸۷ھ میں اپنے والد کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو مکہ معظمہ میں شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابراہیم اور شیخ بدر الدین مدنی سے حدیث کی تحصیل کی۔ (۱۳۷) حجاز سے واپسی کے بعد حیدر آباد دکن میں ملازمت اختیار کی اور نواب نواز وقار جنگ کا خطاب حاصل کیا۔

مولانا وحید الزمان بڑے جلیل القدر عالم اور محدث تھے۔ حافظہ قوی تھا۔ مطالعۂ کتب کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ ذہانت اور ذکاوت میں بھی بہت عالی مرتبہ تھے۔

---

(۱۳۴) نزھۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۳۔ (۱۳۵) حیات وحید الزمان ص ۱۹۔۲۱۔

(۱۳۶) نزھۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۴۔ (۱۳۷) حیات وحید الزمان ص ۳۲۔

وحید الزمان پکا غیر مقلد تھا

(٤) قصد السبیل الی ذم الکلام والتاویل

(٥) مسلك السعادة فی افراد اللّٰہ بالعبادة

(٦) اللواء المعقود لتوحید الرب المعبود

(٧) المعتقد والمنتقد

(٨) الجواز والصلات فی جمیع الاسامی والصفات

فارسی زبان میں:

(١) المقالة الفصیحة فی الوصیة والنصیحه

(٢) ترجمة شرعة الاسلام

اردو زبان میں :

(١) الاحتواء علی مسئلة الاستواء

(٢) النصح السدید لوجوب التوحید

(٣) مراد المرید لاخلاص التوحید

(٤) منهاج العبید الی معراج التوحید

(٥) الانفكاك عن مراسم الاشراك

آپ کی تصانیف اہل علم کے ہاں بڑا مقام رکھتی ہیں۔

شیخنا العلامة بیهقی الوقت شیخ الحدیث الفقیه النبیه الادیب الاریب الشیخ ابو سعید شرف الدین بن امام الدین الدهلوی المتوفی ١٣٨١ھ نے

نواب عالی جناب، عالم باعمل، فقیہ وقت، محبّ السنہ وحید الزمان بن مسیح الزمان اللکھنوی المتوفی ۱۳۳۸ھ نے "الاحتواء فی مسئلۃ الاستواء" لکھی۔

التوحید" لکھا۔

آپ کے فرزند علامہ ابو سعید عبدالغنی المتوفی ۱۳۱۳ھ نے بھی بدعت کے رد میں
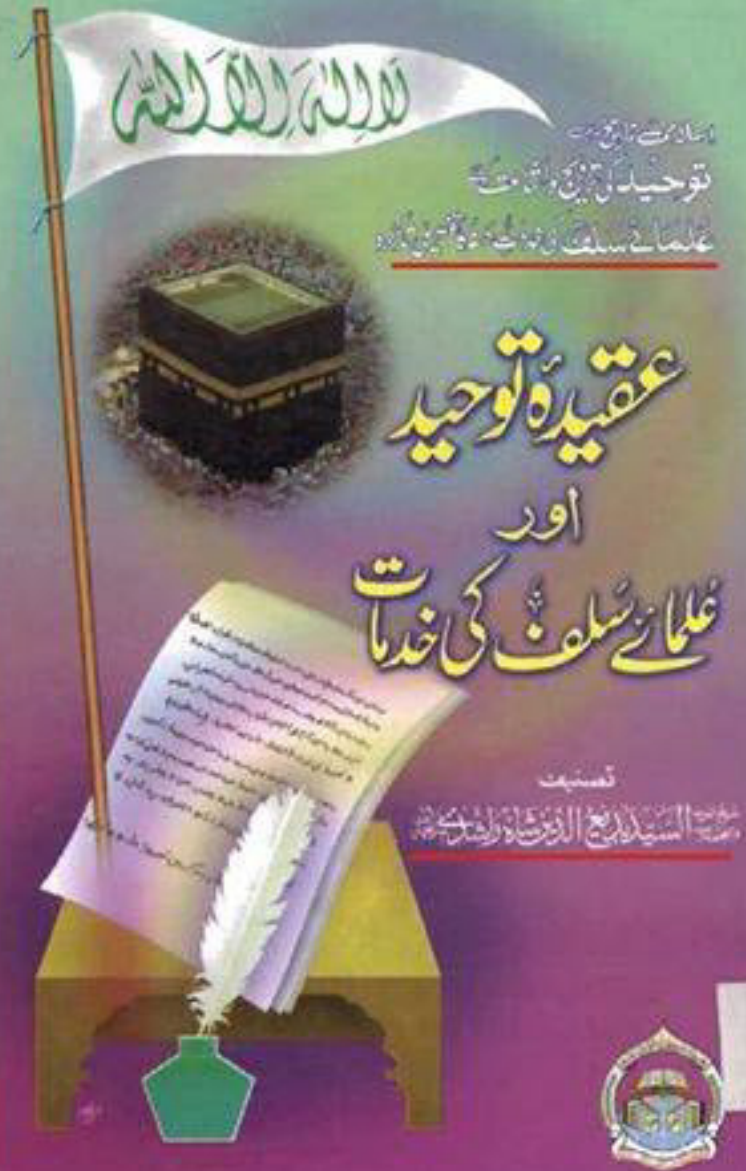
الرائے آدمی ہیں۔

مولانا وحید الزماں کو شعر و سخن کا بھی عمدہ ذوق تھا۔ عربی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء میں جب آپ کی عمر ۳۰ سال تھی، انگریزی زبان کی تحصیل کی طرف توجہ کی اور ۶ ماہ میں اتنی استعداد پیدا کر لی کہ اپنا مافی الضمیر بخوبی ادا کر لیتے تھے۔ انہی ایام میں قانون کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔

اخلاق و عادات کے اعتبار سے مولانا وحید الزماں بہت بلند مرتبہ تھے۔ اخلاص اور حسن نیت ان کا جوہر خاص تھا۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ دین اسلام کی خدمت میں گزرا۔ راست گوئی کے وصف سے بھی متصف تھے۔

مولانا وحید الزماں کا خاندان حنفی تھا۔ اس لئے اوائل عمر میں حنفی المذہب تھے لیکن اپنے برادر اکبر مولانا بدیع الزماں کی صحبت سے مسلک اہلحدیث قبول کرلیا۔

تصانیف

مولانا وحید الزماں ایک کامیاب مصنف تھے۔ ان کا طرز تحریر بہت عمدہ تھا۔ عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی ان کو خاص مہارت حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دین اسلام کی خدمت کا کام لیا۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ شغف تھا۔

آپ کی تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ علامات موت (رسالہ قبریہ کا اردو ترجمہ)
۲۔ نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ
۳۔ احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد (عربی)
۴۔ اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار (عربی)
۸۔ الہدی المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد

(۱۰)

وحید الزماں حیدر آبادیؒ

میں اپنی تمام مرویات حدیثہ کی یعنی صحاح ستہ وغیرہ کی روایت کی اجازت مولوی وحید الزماں کو دیتا ہوں جو بڑے زیرک، نہایت روشن دماغ اور صائب الرائے آدمی ہیں۔ (سید محمد نذیر حسین دہلویؒ)

علامہ وحید الزماں کے اہلحدیث ہونے کا ایک اور ثبوت! مولانا عبد القادر حصاری کا اعتراف

غیر مقلد عالم عبد القادی حصاری علامہ وحید الزماں کی کتاب لغات الحدیث سے ایک قول کو دلیل بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحاح ستہ کا ترجمہ انہی کا لکھا ہے جو کہ اہلحدیث میں مروج ہے۔ (فتاوی حصاریہ، جلد 3 صفحہ 76)

اگر وحید الزماں اہلحدیث نہیں تھا تو اس کا ترجمہ اہلحدیث میں کیسے مروج ہو گیا؟؟

اگر وحید الزماں اہلحدیث نہیں تھا تو کیا مولانا عبد القادر حصاری نے جھوٹ بولا ہے کہ اہلحدیث میں وحید الزماں کا ترجمہ مروج تھا؟؟

غیر مقلدو! اگر وحید الزماں اہلحدیث نہیں تھا تو تسلیم کرو کہ تمہارے مولانا عبد القادر حصاری بھی باقی اکابرین کی طرح وحید الزماں کو اہلحدیث کہنے میں جھوٹے ہیں۔

کرنے امام کے مکان کو بخلاف اس صورت کے کہ قیام باہر ہو اور سجدہ محراب میں اور یہ ظاہر مذہب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا بھی ہے' انتہی۔ پس اب مذکورہ بالا روایتوں اور اہل علم کے قولوں سے ثابت ہوتا ہے کہ محراب حکم مسجد کا نہیں رکھتا اور قیام اس میں مکروہ ہے۔ بخلاف اس صورت کے کہ قیام مسجد میں ہو اور سجدہ محراب میں' فقط۔

میں کہتا ہوں کہ اگر بندہ کسی مسئلہ کا حکم بیان کرے تو میرے معاصرین اہل علم یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ مولوی حصاری کا تشدد ہے۔ حالانکہ عارف حصاری کسی مسئلہ میں منفرد نہیں ہے بلکہ ہر مسئلہ میں ایک جماعت محققین علماء کی میرے ساتھ ہے۔ خاندان غزنویہ میں حضرت مولانا سید عبدالجبار محدث غزنوی مرحوم کی مقدس ہستی محتاج تعارف نہیں۔ وہ ایک شہرہ آفاق ہستی تھے' جن کے فرزند ارجمند جناب مولانا سید محمد داؤد صاحب محدث غزنوی امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان تھے۔ جن کی یادگار اب مولانا ابوبکر صاحب غزنوی ہیں۔ حضرت العلام غزنوی کے فتویٰ کے سامنے مولوی عبداللہ صاحب ثانی کے فتویٰ کی کوئی وقعت نہیں ہے لیکن بندہ آپ کی تائید مزید کے لیے دیگر محققین کے ارشادات بھی پیش کر دیتا ہے تاکہ مجوزین محراب کو انکار کی کوئی گنجائش نہ رہے اور وہ آمنا وصدقنا کہہ دیں۔

مولانا وحید الزمان صاحب محدث لکھنوی کا ارشاد: جناب مولانا وحید الزمان صاحب محدث لکھنوی بھی اس علم میں نہایت مشہور تھے۔ ان کا علمی کارنامہ سب کو معلوم ہے۔ صحاح ستہ کا ترجمہ انہی کا کیا ہوا' اہل حدیث میں مروج ہے۔ وہ اپنی کتاب مستطاب لغات الحدیث کی جلد کتاب الذال کے ص ۸ میں یوں رقمطراز ہیں "کان علی اذا رای المحاریب فی المساجد کسرھا ویقول کانھا مذابح الیھود" یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو ان کو توڑ ڈالتے اور یہ فرماتے یہ تو گویا یہودیوں کی قربان گاہیں ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ محراب سے مراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لیے مسجد میں درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ مسجد میں محراب تھی' نہ کوئی (مٹی کا) منبر سیمنٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا۔ خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے پھر اس کو اٹھا ڈالتے۔ اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر (مٹی کا) نہ بنائیں مگر کون سنتا ہے۔ لوگ رسم و رواج کے پابند ہو گئے ہیں' الا ماشاء اللہ۔

میں کہتا ہوں کہ کوئی اور شخص نے یا نہ نے مولوی عبداللہ صاحب ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

فتاویٰ حصاریہ و مقالاتِ علمیہ

مصنف

محقق العصر حضرت مولانا عبد القادر حصاری رحمہ اللہ

جمع و ترتیب

حضرت مولانا ابراہیم خلیل رحمہ اللہ

آف حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ

کاوش و پیشکش

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ

بانی دار الحدیث راجووال اوکاڑہ

ناشر

عبد اللطیف ربانی مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی بالمقابل جلال دین ہسپتال

اردو بازار، لاہور

وکیل سلفیت رئیس ندوی نے نواب وحید الزمان کو امام اہل حدیث لکھا

مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ 635

اگر یہ تمہارا نہیں تھا تو اس کو رئیس ندوی نے امام اہل حدیث کیوں لکھا؟

کہ پوری سو سالہ یا نوے سالہ یا ساٹھ، پچاس سالہ زندگی میں صرف ایک بار نبی، رسول پر درود پڑھنا واجب ہے، ورنہ اس سے زیادہ صرف مستحب و مباح ہے یا مسنون! جس فرقے کا مذہب یہ ہو وہ اہل حدیث پر نظر بد ڈالے تو حیرت ہے، اہل حدیث کے یہاں قعدہ آخرہ میں درود و سلام پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز ہی نہ ہوگی۔ حسب عادت دیوبندیہ نے امام اہل حدیث نواب وحید الزماں کی عبارت میں کاٹ چھانٹ و تحریف و تدلیس کی ہے۔

تحریف دیوبندیہ:

یہ حقیقت ہے کہ نواب ... کی ... خود نواب صاحب ہی نے کی ہے، اس کی اصل عبارت ... یہ ہے:

"ویتحری فی خبر الفاسق وخبر المستور ثم یعمل بغالب ظنه"

"یعنی آدمی کو فاسق و مستور کی خبر کی بخوبی تحقیق و چھان بین کرنی چاہیے پھر اس تحقیق و چھان بین سے جو ظن غالب حاصل ہو، اس کے مطابق عمل کرے۔" (نزل الأبرار: ۹۴/۳، مطبوع سید المطابع بنارس: ۱۳۲۸ھ)

اپنی اس عبارت پر نواب صاحب نے حاشیہ پر یہ لکھا کہ:

" لقوله تعالیٰ ﴿ فَإِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا ﴾ فی ولید بن عقبة و كذلك قوله تعالیٰ ﴿ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ﴾ و منه یعلم أن من الصحابة من هو فاسق كالولید و مثله یقال: فی حق معاویة و عمر و مغیرة و سمرة و معنی قول الصحابة عدولاً أنهم صادقون فی الروایة لا أنهم معصومون "

یعنی یہ بات اس لیے کہی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ﴿ فَإِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا ﴾ یعنی جب کوئی فاسق خبر و حدیث بیان کرے، تو اے اہل ایمان اس کی تحقیق و چھان بین کر کے اس کے مطابق عمل کرو، یہ آیت کریمہ حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ القرشی ﷺ کی بابت نازل ہوئی ہے، اسی طرح ﴿ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ﴾ والی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں تمام صحابہ کو عدول قرار دینے کا معنی ہے کہ وہ نقل روایت میں ثقہ و عادل و معتبر ہیں، نہ کہ سارے صحابہ معصوم ہیں، ان سے کوئی ایسی بات سرزد ہو ہی نہیں سکتی جس کی بناء پر ان پر لفظ فاسق کا اطلاق ناممکن ہے۔"

یہود و نصاریٰ کا طریق اختیار کرنے والے دیوبندیہ نے نواب صاحب کی عبارت "ومعنی قول الصحابة...... الخ" کو چھانٹ کاٹ دیا، جو یہودی تحریف کاری کی نہایت گھناؤنی صورت ہے۔ نواب صاحب

www.ircpk.com www.ahluhadeeth.net

بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فإذا هو زاهق ولكم الويل مما تصفون

دیوبندی تحفظ سنت کانفرنس

(۴،۲ مئی ۲۰۰۱ء) کے موقع پر شائع کردہ تیس

مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ

تالیف

وکیل سلفیت علامہ محمد رئیس ندوی

استاذ جامعہ سلفیہ بنارس

مکتبۃ الفضیل بن عیاض

کراچی

Waheed uz Zman Ghair Muqalidon ke Jaleel ul Qadar Alim & Muhaddis

مولانا وحید الزمان بڑے جلیل القدر عالم اور محدث تھے۔ حافظہ قوی تھا۔ مطالعۂ کتب کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ ذہانت اور ذکاوت میں بھی بہت عالی مرتبہ تھے۔

(۱۳۴) نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۳۔
(۱۳۵) حیات وحید الزمان ص ۱۹-۲۱۔
(۱۳۶) نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۴۔
(۱۳۷) حیات وحید الزمان ص ۲۲۔

شعر و سخن کا بھی ذوق رکھتے تھے۔

تصنیف و تالیف کا بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد تیس کے قریب ہے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ صحاح ستہ کا اردو ترجمہ بشمول موطأ امام مالک ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے "موضحۃ الفرقان" کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ اور حواشی لکھے۔ علاوہ ازیں ''تبویب القرآن'' کے نام سے قرآن مجید کی ایک نہایت تفصیلی فہرست مرتب فرمائی۔ آپ کی ایک مشہور کتاب ''وحید اللغات'' ہے۔ یہ حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت ہے جو ۲۸ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے شیخ علی متقی (م ۹۷۵ھ) کی مشہور تصنیف "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" کی تصحیح کی ہے۔

کنز العمال کی ہر جلد کے خاتمہ پر مولانا وحید الزمان کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

قد اعتنی بتصحیح ھذا الکتاب زبدۃ العلماء رأس الفضلاء قدوۃ المحققین زبدۃ المحدثین المولوی محمد وحید الزمان الملقب بنواب وقار نواز جنگ بہادر لازالت شموس افادتہ طالعۃ (۱۳۸)

مولانا وحید الزمان نے ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۲۰ء کو آصف نگر حیدرآباد دکن میں انتقال کیا اور وقار آباد میں دفن ہوئے۔ (۱۳۹)
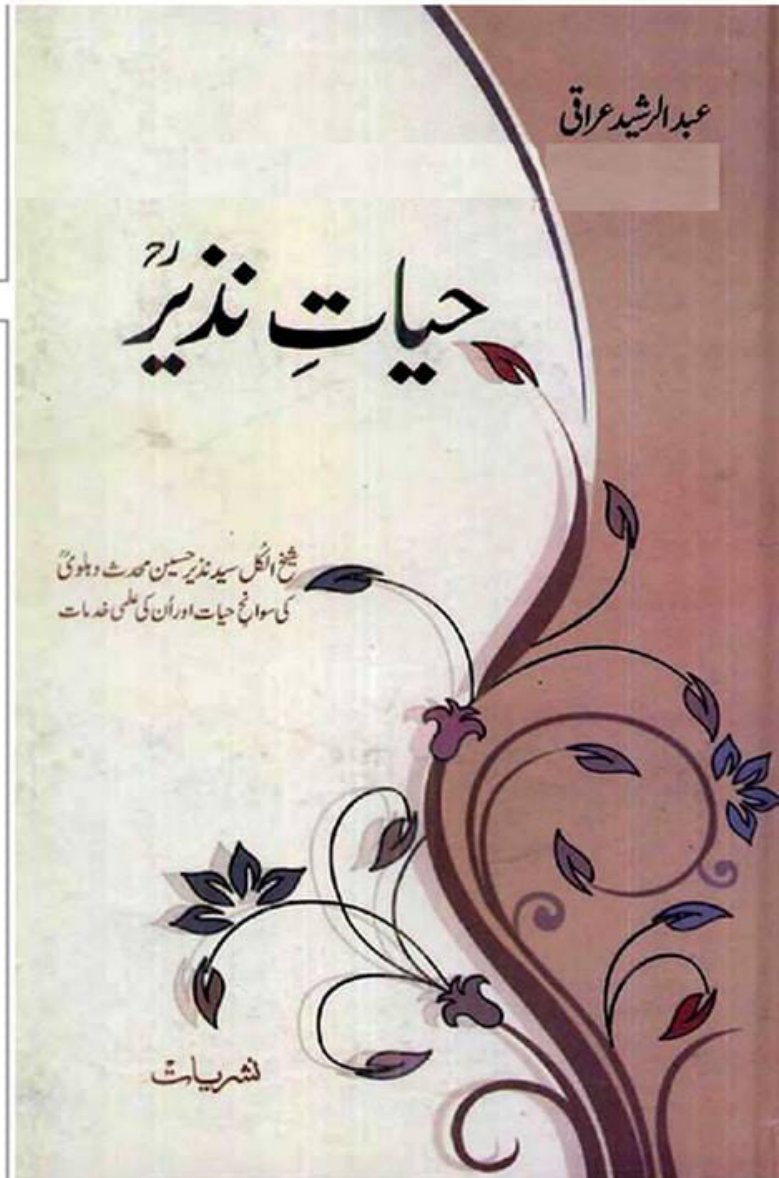
اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا اقرار

وحید الزماں جماعت اہل حدیث کا عظیم عالم تھا

اسی متفق علیہ اُصح ترین مجموعۂ حدیث کا ترجمہ بزبان اردو سب سے پہلے **جماعت اہل حدیث کے ایک عظیم عالم علامہ** **وحید الزماں حیدر آبادی رحمہ اللہ** نے دیگر بہت سی اہم کتب حدیث کے ساتھ کیا تھا اور اس کو شائع فرمایا تھا، بعد میں جماعت کے

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله الطيبين واصحابه حملة السنة النبوية أجمعين وبعد

أصح الكتب بعد كتاب الله " الجامع الصحيح المسند من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه " المعروف به صحیح بخاری شریف امیر المومنین فی الحدیث امام ہمام محمد ابن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (م ۲۵۶ھ) کی تصنیف ہے اور تدوین حدیث کے سنہری دور کا سب سے عظیم و مستند شاہکار ہے۔

اس کتاب عظیم کا مقام و مرتبہ امت مسلمہ میں مسلم ہے اور جمہور اہل سنت بالاجماع اسے حدیث پاک کی سب سے صحیح ترین کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ بعض اماماں دین کے بقول صحیحین اور اس کے عالی مقام مصنفین کی تنقیص و توہین کو فسق قرار دیتے ہیں، اسی لیے ایک مومن صادق پیارے رسول ﷺ کے ارشادات عالیہ کے اس عظیم مجموعہ کو قرآن کریم کے بعد تعلیمات دین کا سب سے اہم اور ضروری مصدر و مرجع مانتا ہے اور اس میں تشکیک کی سازشوں کو یکسر نہیں کہ قبول نہیں کرتا بلکہ اس کی نکیر کرتا ہے اور اپنے اس منبع صافی سے تمسک فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوشش بسیار کے باوجود- جو اعدائے سنت نے انتقائے شان صحیح بخاری اور تنقیص امام بخاری کے سلسلے میں روا رکھی ہے- اس کے مقام و مرتبے میں ذرہ برابر کمی نہیں کر سکے۔ اور ان کے سارے جد و جہد [illegible] ہے۔

یہ بات بہت خوش آئند ہے اور لائق شکر بھی کہ تمام عالم اسلام میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً فتنۂ انکار سنت اور مذہبی و مسلکی تعصب و تنگ نظری اور جمود و تقلید آراء کے علی الرغم اتباع سنت اور محبت رسول کا جذبہ صادق پروان چڑھ رہا ہے۔ اور ہر حلقے میں کتاب و سنت کی صحیح تعلیمات اور قرآن و حدیث کی طلب عام ہو رہی ہے اور امت کے بیشتر افراد اس بات سے واقف ہو رہے ہیں کہ دین کے نام پر جہاں بہت ساری بے بنیاد باتوں کو اسلام سمجھ کر قبول کر لیا گیا ہے وہیں پر پیارے رسول ﷺ کی طرف منسوب بہت سی باتیں صحیح نہیں ہیں، لہٰذا امت نے اب صحیح احادیث رسول کی تلاش و جستجو شروع کر دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خاص طور پر بخاری شریف کی مقبولیت عام ہو گئی ہے اور اس کے تقاضے روز افزوں ہو رہے ہیں۔

اسی متفق علیہ اُصح ترین مجموعۂ حدیث کا ترجمہ بزبان اردو سب سے پہلے جماعت اہل حدیث کے ایک عظیم عالم علامہ وحید الزماں حیدر آبادی رحمہ اللہ نے دیگر بہت سی اہم کتب حدیث کے ساتھ کیا تھا اور اس کو شائع فرمایا تھا، بعد میں جماعت کے

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داود راز رحمہ اللہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار السلفی رحمہ اللہ